

# عہد نبوی میں سماجی تحفظ کا نظام جواری روایت

پروفیسر ڈاکٹر محمد حسین منظر صدیقی

عرب کا قبائلی نظام سماجی تحفظ کا ضامن تھا۔ وہ افراد، طبقات اور قبائل کی انفرادی اور اجتماعی زندگی کو محفوظ بناتا تھا۔ قبیلے، بطون اور خاندان اپنے اپنے ارکان و افراد کی زندگی، مال اور آبرو کی حفاظت کرتے تھے۔ یہ ان کا منصبی اور سیاسی و سماجی فریضہ تھا اور ان کی غیرت و حمیت اور عصیت کا تقاضا بھی۔ عرب سماجی نظام میں ”عصیت“ ایک منفی قدر نہیں ایک مثبت و کارساز حقیقت تھی۔ اس کا سیدھا سادہ مفہوم یہ تھا کہ ہر قبیلہ، بطن اور خاندان اپنے ارکان کو سماجی تحفظ فراہم کرے اور افراد و اشخاص اپنے قبیلہ، بطن اور خاندان کے ہر حال میں وفادار رہیں۔ ”عصیت“ ایک دو طرفہ عمل تھا جو افراد کو قبیلہ سے اور قبیلہ کو افراد سے باندھتا تھا۔ عرب جیسے سخت جغرافیائی حالات کے ملک میں قبائلی جنگ و جدال کے سماجی و سیاسی پس منظر میں جان و مال اور آبرو کا تحفظ صرف عصیت ہی کے جذبہ اور عمل سے ممکن تھا، ورنہ پوری سماجی زندگی تہس نہس ہو جاتی۔

عصیت ایک قبیلہ اور اس کے ذیلی خاندانوں اور طبقوں کے افراد و اشخاص کی زندگی کو محفوظ بناتی تھی، مگر وہی ”عصیت“ جب منفی انداز اختیار کرتی تو ”غیر قبیلہ“ اور اس کے اشخاص کی زندگی جہنم بنا دیتی بلکہ اس کا کام ہی تمام کر دیتی۔ کسی ”غیر“ کو، خواہ وہ فرد ہو یا جماعت یا طبقہ، سماجی تحفظ فراہم کرنے کے لیے عرب قبائلی نظام نے

۱۔ ابن خلدون، مقدمہ، باب دوم، فصل ۷۔ ۸، فان سکنی البدو ولا تكون الا للقبائل اهل العصية۔

”حلف“، ولاد اور جوار“ کے تین اتحادی طریقوں کے ذریعہ مشکل کا حل نکالا تھا۔ ”حلف“ دو برابر کے افراد یا جماعت میں سماجی معاہدہ تھا جیسے دو بڑے یا چھوٹے قبیلے یا خاندان ایک دوسرے سے دفاعی معاہدہ برابری کی سطح پر کرتے تھے یا ایک بڑے شخص رطبہ کے ساتھ کوئی ”غیر“ فرد یا جماعت سماجی تحفظ کی خاطر برابری کی سطح پر معاہدہ دفاع استوار کر لیتی تھی۔ ”ولاد“ میں ”غیر“ ہمیشہ فروتر سطح پر ہوتا تھا اور اپنے سرپرست سے تحفظ پاتا تھا۔ ان دونوں مستقل نظاموں کے بالمقابل ”جوار“ ایک عارضی نظام تھا جس کے تحت ایک ”بڑا“ ایک ”کمزور و بے بضاعت“ کو اپنی پناہ میں لے لیتا تھا اور اس کو سماجی تحفظ فراہم کر دیتا تھا۔<sup>۱</sup>

مگر مکرمہ میں حلیف و حلفاء کا تذکرہ خاندانوں کے تعلقات کے ذیل میں ملتا ہے۔ ہمارے مصادر بالعموم حلفاء و موالی کا ذکر ان کے سرپرست قریشی خاندانوں کے ساتھ کرتے ہیں یا ان کے انفرادی اکابر کے تعلق کے حوالے سے کیونکہ وہ اسی خاندان کے رکن تھے جاتے تھے۔ حضرت زید بن حارثہ کلبیؓ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مولیٰ تھے اور بنو ہاشم کے مولیٰ بھی۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض دیگر موالی بھی تھے جیسے حضرات انسؓ، ابوبکرؓ، صالح شقران، موالی بنی ہاشم کے علاوہ ان کے حلفاء میں بنو غنی کے ابو مرثد غنوی اور ان کے فرزند مرثد تھے۔<sup>۲</sup> ابو عبد شمس کے موالی میں حضرت سالمؓ مولیٰ ابی حذیفہ کے نام سے ہی مشہور ہو گئے تھے۔ ان کے حلفاء میں بنو غنم بن دودان / اسد خزیمہ کا ایک بڑا خاندان شامل تھا جس کے اہم ارکان عبداللہ بن حشش، زید بن رفیش، عکاشہ بن مھن، ابوسنان بن محسن، سنان بن ابی سان، شجاع بن وہب، ان کے برادر عقبہ، ربیع بن اکثم، محرز بن نضله، اربد بن حمیرہ کے علاوہ بنو سلیم بن منصور کے حلفاء بھی متعدد لوگ تھے۔<sup>۳</sup>

بزرگ تر خاندان بنو عبد مناف کے ایک تیسرے رکن بنو نوفل کے حلفاء میں

۱۔ لسان العرب، حلف، ولاد اور جوار۔ نیز کتب سیرت و تاریخ میں مباحث اطلاق و مطیبون، حلف الفضول وغیرہ۔

حضرت عبید بن غزو ان ازنی / قیس عیلان اور ان کے فرزند تھے۔ حضرت عبید بن غزو ان کے ایک مولیٰ حضرت خباب تھے جو اپنے آقاؤں کے ساتھ بنو نوفل کے حلفاء میں از خود شامل ہو گئے تھے۔

ابن سعد نے ان کے علاوہ متعدد دوسرے خاندانوں کے حلفاء و مولیٰ کا ذکر کیا ہے اور ابن ہشام وغیرہ میں بھی ان کا ذکر ملتا ہے۔ یہ حلفاء بنو زہرہ میں حضرت عبداللہ ابن مسعود ہذلی، حضرت مقداد بن عمرو بہرانی، حضرت خباب بن ارت تمیمی، حضرت ذوالیہدین عمیر بن عمرو خزاعی، حضرت مسعود بن زبج قاری وغیرہ۔ اور بنو تمیم و بنو عدی کے حلفاء وغیرہ۔

ابن ہشام و ابن اسحاق نے ایک دلچسپ روایت نقل کی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ مدینہ / یشرب میں بھی جواری کی روایت مکہ کی طرح رائج تھی۔ دراصل یہ ایک عرب سماجی روایت تحفظ تھی جس کی پاسداری سب کرتے تھے۔ خزرج کا ایک خاندان بنو غنم بن عوف "قواقل" کہلاتا تھا۔ کیونکہ ان سے جب کوئی جواری مانگتا تو اس کی درخواست قبول کر لیتے اور اسے ایک تیر بطور علامت دیتے اور کہتے: یہ نشان تحفظ ہے، اب یشرب میں جہاں جی چاہے رہو بسو: انما قیل لہم القواقل لانہم کانوا اذا استجاب لہم الجیل دفعوا الہ سہما و قالوا الہ: قوقل بہ بیثرب حیث شئت: القوقلة: ضرب من

المشی: قوقلہ کے معنی ہیں ایک طرح کی چال، یعنی چاہے جیسے چلو۔  
مکہ مکرمہ میں جواری کی ایک عمدہ مثال عہد جاہلیت میں جناب عبدالمطلب بن ہاشم کی بیٹی ہے۔ انھوں نے ایک یہودی اُدینہ نامی کو اپنی جواری عطا کر رکھی تھی اور وہ ان کے مال کے ساتھ ہتامہ کے بازاروں میں تجارت کیا کرتا تھا۔ یہ بات عبدالمطلب ہاشمی کے شریک تجارت اور ندیم حرب بن امیہ اموی کو ناپسند تھی لہذا انھوں نے بعض اشخاص کو لہجہ

۱۔ ابن سعد ۹۸/۳ - ۱۰۰

۲۔ حلفاء اسد قریش میں حضرت حاطب بن ابی بلتعجی اور ان کے مولیٰ سعد ۱۱۴ - ۱۱۵

۳۔ ابن سعد ۳/۱۵۰ - ۱۶۸

۴۔ ابن ہشام ۲/۲۰۰ - ۳۸۳

۵۔ ابن سعد ۳/۲۲۶ - ۲۳۸ و ما بعد

اسے قتل کرادیا۔ عبدالمطلب ہاشمی اور حرب اموی کے اس ناجوازہ تصادم نے ترک منادمت کی صورت اختیار کی۔ انہوں نے حرب اموی کی شراکت چھوڑ کر عبداللہ بن جدعان ثیمی سے ہم نشینی اختیار کر لی اور حرب سے اپنے جار کی دیت وصول کی لے

یثرب میں جنگِ حاطب ایک یہودی جار کے قتل کی بنا پر ہوئی تھی۔ پس منظر یہ ہے کہ اوس نے خزرج کے ایک یہودی جار کو قتل کر دیا۔ نتیجہ میں جنگ برپا ہو گئی اور بنو عوف بن خزرج کے ایک حلیف مجذربن ذیاد بنوی نے مشہور عرب شخصیت اور حنیفِ مسلم سوید بن صامت اسی کو قتل کر دیا۔ جوار اور حلف کی مثال اس سے بڑھ کر کیا ہوگی لے

مکہ مکرمہ میں کنانہ اور قیس کے درمیان برپا ہونے والی مشہور جنگِ فجار کا محرک ایک جار کا قتل ہی ہوا تھا۔ بنو ضمہ کا ایک شخص براض بن قیس مکہ میں حرب بن امیہ اموی کا جار تھا۔ اس نے حارث نامی ایک ہذلی جار کو قتل کر دیا تو حرب اموی نے اس کو اپنی جوار سے خارج کر دیا۔ وہ حیرہ کے والی و حکمران نعمان بن منذر سے جا ملا۔ وہاں اس کی ملاقات عروہ بن عتبہ کلابی سے ہوئی اور ان دونوں نے نعمان بن منذر کے تجارتی کاروانوں کی حفاظت کی ضمانت دی کیونکہ نعمان نے بلعا بن قیس کے ایک شخص کو قتل کر دیا تھا اور وہ عکاظ آنے والے ان کے کاروانوں کو لوٹ لیتے تھے۔ براض ضمری اور عروہ کلابی میں جھگڑا ہوئی اور براض نے عروہ کو قتل کر دیا۔ قیس اور کنانہ نے ایک دوسرے کے حلیف کا ساتھ دیا جس نے مشہور جنگِ فجار کا سلسلہ قائم کر دیا۔ لے

بعثتِ محمدی، علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام، کے وقت سماجی تحفظ کی تینوں روایات مکہ مکرمہ میں بھی جاری تھیں۔ تبلیغِ اسلام اور اشاعتِ دین کے سرگرم عملِ نبوی کے بعد قریش اور ان کے اکابر کی مخالفت ناکریر فطری چیز تھی۔ مخالفت نے جب عداوت کا انداز اختیار کیا اور اسلامیانِ مکہ مکرمہ کی زندگی اجیرن بنانی چاہی تو عرب قبائلی نظامِ تحفظ — ”عصیت“ —

لے ابن ہشام / ۱؛ ابن سعد / ۸۷؛ بلاذری / ۷۱؛ کتاب التمیق ۲۷-۲۸-۲۵۵-۲۵۹؛ کتاب الحجر

۱۰۳-۱۰۸؛ بنو ہاشم اور بنو امیہ کے معاشرتی تعلقات ۱۵ اور حاشیہ ۳۵۔

لے ابن ہشام / ۳۰۸

لے یعقوبی / ۱۵۲؛ ابن ہشام / ۱۹۸-۱۰۱؛ سہیلی / ۲۱۲؛ ۲۲۹-۲۳۰؛ نیز ۲۳۴-۲۳۷ و دیگر کتب میرت۔

نے ان کے جان و مال اور آبرو کی حفاظت، حمایت اور دفاع کا فریضہ انجام دیا۔ قریش کے ہر بطن اور خاندان نے اسی سماجی نظام تحفظ کے تحت اپنے اپنے مسلمانوں کی پوری محافظت کی جس طرح وہ اپنے غیر مسلموں، قدیم آبائی دین پر چلنے والوں، ہم مذہبوں اور ہم خیالوں کی حفاظت کرتے چلے آئے تھے۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو نبو ہاشم کے سربراہ خاندان اور شیخ بطن ابوطالب۔ بن عبدالمطلب ہاشمی نے پوری دوسوزی، بے نظیر محبت اور غیر معمولی شفقت کے ساتھ اپنے تحفظ کی پھرتی چھایا میں تحفظ فراہم کیا۔ انہوں نے اپنے دوسرے ہاشمی مسلمانوں کی بھی حفاظت و حمایت کی پوری کوشش کی، اگرچہ وہ بعض اوقات اس میں پوری طرح کامیاب نہیں رہے۔ ان کے اپنے فرزند حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو مجبوراً حبشہ ہجرت کرنی پڑی۔ جب کہ ان کے سب سے چھوٹے فرزند حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ مکہ مکرمہ میں پوری طرح محفوظ رہے اور ان کا بال بیکانہ ہوا۔ حضرت محمد بن عبد اللہ ہاشمی صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت علی بن ابی طالب ہاشمی رضی اللہ عنہ کی حفاظت و حمایت خاندان کے بالمقابل حضرت جعفر بن ابی طالب ہاشمی رضی اللہ عنہ کی قبائلی نظام تحفظ اور خاندانی حمایت سے محرومی اور اس کے نتیجہ میں ”جلاوطنی“ خاصی حیرت انگیز ہے۔ اس کی واحد توجیہ یہ کی جاسکتی ہے کہ حضرت جعفر کو وہ تحفظ فراہم نہیں ہو سکا جو محفوظ ہاشمیوں کو حاصل تھا بالکل اسی طرح جیسے قریش کے دوسرے خاندانوں۔ بنو عدی، بنو تیم، بنو خزوم، بنو بہم، بنو جمح، بنو عامر بن لوی، بنو فہر، بنو عبدالدار، بنو اسد، بنو امیہ، بنو نوفل، بنو مطلب وغیرہ۔ کے مسلمانوں کو اپنے خاندانوں کی حمایت و محافظت کی محرومی کی صورت میں اذیت و تکلیف اور جلاوطنی برداشت کرنی پڑی تھی۔ کوئی ”غیر خاندان“ کا فرد ان پر ہاتھ نہیں اٹھا سکتا تھا کہ وہ قبائلی عصبیت کے خلاف، غیرت کے منافی ہوتا اور باعث خانہ جنگی اور وجہ جنگ بن جاتا۔ دوسروں نے اسی وقت ان مسلمانوں پر ظلم و زیادتی کی جب ”اپنوں“

۱۔ ابن ہشام، سہلی، بلاذری، ابن سعد، طبری وغیرہ سیرت نگار و تاریخ نویس کے مباحث براہل مسلمین مکہ و مظلوم قریش۔

۲۔ ابن ہشام ۲۷۶/۱: وحید علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عمداً ابوطالب، ومنعہ، وقام دونہ... نیز ۲۷۶/۱، ۲۷۹/۱

نے اسے روارکھا اور غیرت سے سمجھوتا کر لیا۔

اسلامیان قریش اور مسلمانان مکہ مکرمہ کی مصیبت و آزمائش کی گھڑی میں جوار کی روایت کام آئی، کوئی بڑا آدمی، کبیر قریش، شیخ خاندان، رئیس قبیلہ یا سردارِ حلیف کسی مظلوم مسلمان کو اپنی پناہ میں از خود لے لیتا یا مقصدت زدہ مسلمان کی فریاد پر اسے جوار عطا کر دیتا۔ اور وہ مظالم قریش سے بڑی حد تک محفوظ ہو جاتا۔ بڑی حد تک اس لیے کہ جان، مال اور آبرو کی ضمانت تو مل جاتی، مگر دشمنان اسلام کی زبان درازی اور دست درازی سے تحفظ کی کوئی صورت نہ تھی۔ چلتی زبان کو کون اور کیسے روک سکتا ہے اور اچانک اٹھنے والے ہاتھ کو گیوں کر پکڑا جاسکتا ہے؟ ”جوار“ ایک عارضی نظام تحفظ ضرور تھا، مگر اس کی ایک مستقل روایت بھی تھی۔ جب تک ”جوار“ میں آئے ہوئے شخص کی طرف سے اس کو مسترد نہ کیا جاتا وہ برابر تحفظ فراہم کرتی رہی، جار (پناہ دینے والا) اپنی طرف سے اسے منسوخ نہیں کر سکتا تھا کہ وہ قبائلی روایات تحفظ کے منافی ہوتا اور اس کی اپنی غیرت و حمیت کے مقام و مرتبہ اور شان کے خلاف، وہ ان پر جان دے سکتا تھا، مگر اپنی آن پر کوئی حرف برداشت نہیں کر سکتا تھا۔ وعدہ ایفا کرنا عرب جبلت تھی۔

اسلام کی تاریخ میں ظلم و زیادتی کے باب کے کھلنے کے ساتھ ساتھ ”جوار“ (پناہ) کی روایت کا باب بھی کھل گیا۔ یہ حقیقت بڑی دلچسپ بھی ہے اور حیرت انگیز بھی کہ پناہ جوار کا دروازہ رحمت قریش کے ”خاندانی مسلمانوں“ کی حفاظت کے لیے ”قریشی خاندانی اکابر“ نے ہی کھولا تھا۔ ایک قریشی خاندان کا فرد دوسرے قریشی خاندان کا جار بن جاتا۔ اس میں غیر قریشی، بالخصوص کمزور مسلمانوں کی راحت کا کوئی سامان نہ تھا۔ ان کے لیے ”ولا“ کا تحفظ ہی تھا جو ان کے کام آیا۔ وہ سماجی نظام تحفظ کا دوسرا طریقہ تھا جو ایک الگ، مستقل اور منفرد بحث کا متقاضی ہے۔ مختصراً یہ کہا جاسکتا ہے کہ کوئی آزاد یا غلام اپنے آپ کو کسی شخص یا خاندان سے مستقل طور سے وابستہ کر لیتا تو وہ اس خاندان کا عام فرد بن جاتا۔ ”جوار“ کی روایت نے مکہ مکرمہ میں بہت سے افراد کو محفوظ و مامون بنایا تو بہت سوں کو وہ حاصل نہ ہو سکی۔ البتہ جس

لے ابن ہشام، ابن سعد، بلاذری، ہیملی، طبری اور ابن کثیر وغیرہ کے مباحثِ ہجرت و تہذیب کی میں۔

فرد کو جس وقت یہ جوار نصیب ہوگئی اس وقت سے ”جوار“ کے استمرار کے ساتھ اس کو حفاظت حاصل رہی۔ ”جوار“ کی زمانی ترتیب و تاریخ بھی دلچسپ ہے اور ”جوار“ دینے والوں کی نفسیاتی اور سماجی کیفیات کی تحلیل دلا دیتا۔ مکہ مکرمہ کے اکابر قریش اور شیوخ قبائل کے سماجی رویے، معاشرتی انصاف، قبائلی تحفظ کے ساتھ ساتھ وہ ان کے اندرونی تضادم، سماجی تضاد اور انسانی فطرت کی بوقلمونیوں کو بھی خوب اجاگر کرتی ہے۔

قریش کے ”بن النعمی“ معاشرے میں ان کے اپنے خاندانوں کے تعلق سے ”جوار“ کی روایت کے کارفرما ہونے کا معاملہ ان کے خاندانی نظام حمایت کے ناکام ہو جانے سے جڑا ہوا ہے۔ اور یہ بہت اہم سماجی رویہ کا آغاز ہے۔ عرب مصداقہ ہر خاندان یا گھرانے کو ”قوم“ کے لفظ سے تعبیر کرتے ہیں اور ہر قوم اپنے افراد و ارکان کی حفاظت و صیانت کی ذمہ دار ہوتی تھی۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی تہذیب و تکلیف کا آغاز خاندانی نظام تحفظ کی شکست سے ہوا تھا۔ قریشی اکابر نے متفقہ طور سے یہ فیصلہ کیا کہ ”مسلمانوں“ کو سبق سکھانے کی واحد صورت یہ ہے کہ ہر خاندان و بطن کے لوگ ہی اپنے اپنے مسلمانوں کو زود کو ب کریں، ان کو ماریں بیٹیں اور ان کو سزا دیں تاکہ وہ نیا دین چھوڑ دیں۔ یہ قبائلی عصبیت اور نظام حمایت اور طریق تحفظ کے قطعی منافی تھا۔ اس کا جواز یہ کہہ کر فراہم کیا گیا تھا کہ ہم اپنے لوگوں، اپنے بے دینوں اور اپنے خاندان والوں کو صحیح راستہ پر لانے کے لیے تادیب کر رہے ہیں اور کوئی دھما تو ایسا نہیں کر رہا ہے۔ اکابر قریش کی سماجی ہٹ دھرمی نے قبائلی عصبیت کے نظام اور خاندانی حمایت کے قلعہ میں شگاف ڈال دیا تھا۔ اور اسی نظام تحفظ کی ناکامی نے ہجرت حبشہ کا وسیلہ نجات ڈھونڈا اور قریشی مسلمانوں کو کسی صورت سے تحفظ فراہم کیا۔ اکابر قریش، شیوخ قبائل اور اہل فہم و دانش کے سامنے یہ سوال ضرور رہا تھا کہ اب ٹاٹ باہر اور خاندان و قوم کے کھلے ہوئے افراد و جماعات کی سماجی حفاظت کا طریقہ کیا ہو کہ انہوں نے ہی حفاظت سے ہاتھ اٹھالیا۔ حضرت عمر بن خطاب

لے ابن ہشام کا بیان ہے: ثم ان قریظاً نذروا بینہم علی من فی القبائل منہم من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الذین اسلموا معدنہ وقت کل قبیلۃ علی من فیہم من المسلمین: ایذاً بوزہم؛ ولقد توہم عن دینہم

عدوی رضی اللہ عنہ کے قبولِ اسلام نے بقول حضرت عبداللہ بن مسعودؓ ”فتح“ کا دروازہ کھولا تھا۔ وہیں اس نے مسلمانانِ مکہ کے لیے سماجی تحفظ کا نیا قاعدہ ”جوار“ کی روایت میں تلاش کر کے سماجی رخصت کو پوری طرح بند کیا، ان کے بر ملا اور جرأت مندانہ بلکہ صبر آزا اعلانِ اسلام نے اکابرِ قریش کو اتنا برا لگنے لگا کہ وہ روایاتِ عرب کے خلاف ایک ”غیر قوم“ کے شخص پر دست درازی کر بیٹھے اور یہ بھول گئے کہ بنو عدی بن کعب کے لوگ اپنے آدمی کو اس طرح دوسروں کے عذاب کے حوالے نہ کریں گے۔ اس نازک موقع پر بنو ہبم کے شیخ اور مکہ کے کبیر قومِ عاص بن وائلؓ سہمی تھے ان کو ”اکابرِ قریش“ کی دست درازی اور دونوں کے مفاہم سے بچایا، بلکہ ان کو بعض روایات کے مطابق اپنی ”جوار“ میں لے لیا۔ امام بخاری کی نقل کردہ ایک روایت میں ”حلف“ کا حوالہ ہے اور دوسری میں ”جوار“ کا اور وہ دونوں اس وقت کے سماجی رویے اور قبائلی نظامِ تحفظ کی تہ ذریعہ کو خوب اجاگر کرتے ہیں۔ لہذا ان دونوں روایات کا متن پیش ہے۔

|                                                  |                         |
|--------------------------------------------------|-------------------------|
| حضرت عبداللہ بن عمرؓ اپنے والد سے                | عن عبد اللہ بن عمر عن   |
| روایت کرتے ہیں کہ وہ (حضرت عمرؓ) اپنے گھر میں    | ابیہ قال : بینما ہونہی  |
| خوفزدہ بیٹھے تھے کہ اچانک عاص بن وائل            | الدار خالفاً اذ جاءہ    |
| سہمی ان کے پاس آئے... وہ بنو ہبم سے تھے          | العاص بن وائل السہمی    |
| اور جاہلیت میں ہمارے حلیف تھے۔ انہوں             | ابو عمر و.... وهو من    |
| نے پوچھا: تمہارا کیا حال ہے؟ کہا: تمہاری قوم     | بنی سہم و ہم حلفاءنا    |
| کا خیال ہے کہ چوں کہ میں نے اسلام قبول کر لیا ہے | فی الجاہلیۃ. فقال: ما   |
| اس لیے وہ مجھے قتل کر دیں گے۔ عاص نے کہا:        | بالک؟ قال: زعم قومک     |
| اس کی کوئی صورت نہیں۔ یہ بات اس وقت              | انہم سیقتلونہی ان اسلمت |
| کہیں جب ان کو امان دے دی۔ عاص گھر سے             | قال: لاسبیل الیک، یعد   |

۱/ ۲۶۵: ان اسلام عمر کان فتحاً، وان ہجرتہ کانت نصراً، وان

إمارتہ کانت رحمۃ، ابن سعد ۳/۲۷۰

۱/ ۳۷۰-۳۷۱: فتح الباری ۷/۲۳۳: احادیث کے لیے۔ بحثِ شارح کے لیے: ۲۲۲/۷-۲۲۵



نکلا اور لوگوں کا سامنا ہوا جن سے پوری  
وادی بھگتی تھی تو پوچھا: تم کہاں جا رہے ہو؟  
انہوں نے کہا: ہم اس ابن الخطاب کو ٹھیک کرنے  
جا رہے ہیں جو بے دین ہو گیا ہے۔ عاص نے کہا: ان  
کو ہاتھ لگانے کی تو صورت ہی نہیں، تو لوگ  
اٹتے پاؤں والے ہوئے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے  
فرمایا: جب حضرت عمرؓ اسلام لے آئے تو لوگ  
ان کے دروازے پر اکٹھا ہو گئے اور کہنے لگے  
عمر تو بے دین ہو گئے۔ میں اس وقت ایک اڑکا  
تھا اور اپنے گھر کی چھت سے دیکھ رہا تھا۔ اس  
وقت ایک شخص آیا جس کے بدن پر دیماج کی  
قباحتی اور اس نے کہا: عمر بے دین ہو گئے تو  
کیا ہوا میں ان کا جوار (محافظ: جوار دینے والا)  
ہوں۔ راوی کا بیان ہے کہ میں نے لوگوں کی  
بھیڑ کو آنا فانا چھٹے دیکھا میں نے لوگوں سے  
پوچھا کہ یہ کون صاحب ہیں تو انہوں نے بتایا  
کہ یہ عاص بن وائل ہیں۔

حافظ ابن حجر عسقلانی نے دوسری حدیث میں واقع فقرہ: ”اننا لہ جار“ کی تشریح  
میں لکھا ہے کہ: ”اسی اجرتہ من ان یظلمہ ظالم“ یعنی میں نے ان کو اپنی جوار میں  
لے لیا ہے کہ اب ان پر کوئی ظالم ظلم نہیں کر سکتا۔ تاریخی اعتبار سے حضرت عمرؓ کی جوار  
کی مثال پہلی تھی اور اگر نہ بھی رہی ہو تو اس سے نفس مسئلہ پر کوئی فرق نہیں پڑتا جو بھی اولین

ان قالہا اُمنت، فخرج الیہن  
فلقى الناس قد سال بہم  
الوادئ، فقال: این تریدون؟  
فقالوا: ترید ہذا ابن  
الخطاب الذی صبا۔ قال:  
لا سیل الیہ، فکثر الناس لہ

قال عبد اللہ بن عمر  
رضی اللہ عنہما: لما اسلم عمرؓ  
اجتمع الناس عند دارک  
وقالوا: صبا عمر وانا غلام  
فوق ظہر سیتی۔ فجاء رجل  
علیہ قبا، عن دیماج  
فقال: قد صبا عمر، فما  
ذاک؟ فانالہ جار۔ قال:  
فرایت الناس تصدعوا  
عنه فقلت: من ہذا؟ قالوا  
العاص بن وائل لہ

۱۔ صحیح بخاری کتاب المناقب الانصار، باب اسلام عمر بن الخطابؓ، حدیث ۳۸۶۴

۲۔ صحیح بخاری، حوالہ سابق حدیث ۳۸۶۵

مثال جواری ہی ہو اس نے قریش مکہ کے قبائلی نظام تحفظ کی اندرونی ٹوٹ پھوٹ کی صورت میں سماجی تحفظ کا نیا طریقہ ڈھونڈ نکالا تھا۔ حضرت عمرؓ کے معاملہ میں یہ حدیث ایک اور اہم سماجی اور قبائلی بندھن کا ذکر کرتی ہے کہ جاہلیت کے زمانے میں بنو ہبہم اور بنو عدی۔ قریش کے دونوں خاندان۔ ایک دوسرے کے حلیف رہے تھے۔ حلف کا رشتہ تبھی خاصا مضبوط و مستحکم اور مستقل قوت کا ہوتا تھا جو بعد کے سماجی رویوں اور معاشرتی تعلقات پر خوب اثر انداز ہوتا تھا۔

ملکی عہد نبوی میں جواری قریش کی ”بن القوی شمال“ مہاجرین حبشہ میں سے مکہ لوٹ آنے والوں کے معاملہ میں نظر آتی ہے۔ وہ ایک لحاظ سے بہت اہم ہے کہ ایک تو وہ اجتماعی قومی رویے کی عکاسی کرتی ہے اور دوسرے بیک وقت مختلف خاندانوں کے مسلمانوں کو تحفظ فراہم کرتی ہے۔ اس کی شاید سب سے بڑی اہمیت یہ ہے کہ ہجرت حبشہ سے قبل، قریش کے جس خاندانی حمایت و حفاظت کے نظام نے مسلمانوں کو بچانے میں کوتاہی یا کم زوری دکھائی تھی، جواری کی نئی روایت نے اس کی تلافی کر دی۔ ”اپنوں“ کے ظلم و مظالم سے بچانے کی ”غیروں“ کی یہ جدوجہد کامیاب بھی تھی اور حسین و جمیل بھی۔ یہ سماجی رویہ کا ارتقاء بھی تھا اور حالات و ضرورت کے تحت انسانی جان و مال کی حفاظت کا ایک طریقہ بھی۔

روایات کے مطابق مختلف قریشی خاندانوں کے اکابر نے غیر خاندانوں کے مسائل کو تحفظ جواری فراہم کیا تھا۔ بحث و تجویز اور تحلیل و تجزیہ کے لیے ان کا جدولی مطالعہ ضروری معلوم ہوتا ہے۔

- |           |                                            |                                             |
|-----------|--------------------------------------------|---------------------------------------------|
| نمبر شمار | جواری حاصل کرنے والے مسلم اور ان کا خاندان | جواری فراہم کرنے والے (جان کا نام و خاندان) |
| ۱۔        | حضرت عثمان بن عفان اموی                    | ابو اسیحہ سعید بن العاص اموی                |
| ۲۔        | ” ابو حذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ عبد شمس       | امیہ بن خلف جمحی                            |
| ۳۔        | ” مصعب بن عمیر عبد ربی                     | نضر بن حارث بن کلابہ عبد ربی                |
| ۴۔        | ” زبیر بن عوام اسدی قریشی                  | ابو عزیز بن عمیر عبد ربی برادر خورد         |
| ۵۔        | ” عبد الرحمن بن عوف زہری                   | زومہ بن اسود اسدی (عبد النزیلی)             |
| ۶۔        | ” عثمان بن مظعون جمحی                      | اسود بن عبد نفوت زہری                       |
|           |                                            | ولید بن مغیرہ مخزومی                        |

- ۷۔ حضرت عامر بن ربیع بن زری حلیف خطاب بن نفیل عمروی عاص بن وائل سہمی
- ۸۔ ” ابو بصرہ بن ابی رہم بنو عامر بن لوی / قریشی اخص (ابی) بن شریق ثقفی زہری
- سہیل بن عمرو سہمی
- ۹۔ ” حاطب بن عمرو / بنو عامر بن لوی قریشی حویطب بن عبدالغزی عامری قریشی
- ۱۰۔ ” حضرت سہیل بن بیضا، فہری بنو فہر کے رشتہ دار کی جوار میں
- یہ بلاذری کی فراہم کردہ فہرست ہے۔ اس میں یہ بھی بیان ملتا ہے کہ بعض مسلمانوں نے کسی کی بھی جوار حاصل نہیں کی تھی۔ ان میں ایک روایت کے مطابق حضرت سہیل فہری کا نام بھی لیا ہے اور حضرت ابو عبیدہ بن جراح فہری کے بارے میں صحتی طور پر سے کہا ہے کہ وہ کسی کی جوار میں داخل نہیں ہوئے۔
- مگر مکہ میں مہاجرین حبشہ کے وطن واپس آنے والوں میں مذکورہ بالا حضرات ہی جوار حاصل کرنے والے نہ تھے۔ دوسرے مصاد اور خود بلاذری کے بیانات و روایات سے متعدد دوسرے مسلمانوں کے جوار حاصل کرنے کا ذکر ملتا ہے۔ ابن اسحاق نے واپس وطن لوٹنے والے مہاجرین کی کل تعداد چونتیس<sup>۳</sup> مردوں پر مشتمل بتائی ہے اور جوار حاصل کرنے والوں کی تعداد صرف گیارہ ہے۔ بقیہ کی فہرست تلاش و تحقیق سے مرتب کی جاسکتی ہے مگر ایک جوار کا واقعہ بہت اہم ہے اور وہ حسب ذیل ہے:

۱۱۔ حضرت ابوسلمہ بن عبدالاسد مخزومی ابوطالب بن عبدالمطلب ہاشمیؑ

ابن اسحاق / ابن ہشام اور سہیل کا بیان ہے کہ حضرت ابوسلمہ مخزومی کو ابوطالب ہاشمی کو جوار ملنے کے بعد بنو مخزوم کے اکابر نے ابوطالب سے بحث کی کہ انھوں نے اپنے بھتیجے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو جوار و حمایت دے کر ان کو محفوظ و مامون کر دیا اور اب ہمارے خاندان مخزومی کے ایک فرد کو کیوں ہم سے بچا رہے ہیں؟ ابوطالب ہاشمی نے جواز پیش کیا کہ حضرت ابوسلمہ مخزومی نے میری جوار مانگی، مزید یہ کہ وہ میرا بھانجا ہے، اگر میں اپنے بھانجے کی حفاظت نہیں کر سکتا تو اپنے بھتیجے کی حفاظت کیوں کر کر سکتا ہوں! اس نازک لمحہ بحث پر ابولہب ہاشمی کو قومی

۱۔ بلاذری ۲۲۷-۲۲۷، نیز ۲۲۲؛ ابن ہشام ۳۹۱/۱-۳۹۰

۲۔ ابن ہشام ۳۹۱/۱

غیرت نے آیا اور اس نے خطاب کیا: ”اکابر قریش اہم نے اس شیخ پر بہت زیادتی کرنی۔ تم ان پر اپنی قوم کے لوگوں کو جو اردینے کے معاملہ پر ہنگامہ کرتے رہے ہو، اللہ کی قسم! یا تو تم باز آ جاؤ ورنہ ہم ان کی ہراس چیز کی حمایت کریں گے جس میں وہ کرتے رہے ہیں تا آنکہ ان کا ارادہ پایہ تکمیل کو پہنچ جائے۔“ چنانچہ اکابر قریش نے ابولہب کی بات مان لی کیونکہ وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے معاملے میں ان کا ولی و ناصر رہا تھا۔ ابوطالب ہاشمی کو اس اقدام سے توقع بندھی کہ ابولہب ہاشمی بھی ابوطالب اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نصرت کا بیڑا اٹھائے گا اور اس مقصد کی خاطر ایک قصیدہ کہا جس میں ابولہب ہاشمی کو حمایت نبوی اور وقت نبی ہاشمی سے اتفاق پر ابھارنے کی کوشش کی مگر یہ توقع عبث ثابت ہوئی کہ ابولہب ہاشمی اسلام دشمنی اور عداوت نبوی میں ساری حدود شرافت پار کر چکا تھا۔

حضرت عثمان بن مظنون جمعی کی جوار کے بارے میں جو روایت مختلف مصادر میں آتی ہے، وہ بہت اہم ہے۔ ولید بن مغیرہ مخزومی کی جوار میں امن و امان کی زندگی بسر کرتے ہوئے حضرت عثمان بن مظنون جمعی کو مسلمانوں کی مصیبت و ابتلا دیکھ کر قلق ہوتا تھا۔ انھوں نے اپنی محفوظ جوار کی زندگی کو باعث ننگ اور دینی غیرت و ملی حمیت کے خلاف سمجھا اور اپنے مخزومی جار کو اس کی جوار واپس کر دی۔ ولید نے محبت بھرا سوال پوچھا: ”بھئیجے ایسا کیوں کر رہے ہو؟ کیا میری قوم میں سے کسی نے تمہیں کوئی تکلیف دی ہے؟“ انھوں نے تردید کی اور اعلان کیا کہ ”میرے لیے اللہ کی جوار کافی ہے اور اس کے سوا کسی اور کی جوار کی مجھے حاجت نہیں۔“ ولید نے تب کہا کہ ”میرے ساتھ مسجد چلو اور وہاں علانیہ میری جوار واپس کرو، جس طرح میں نے تمہیں علانیہ جوار فراہم کی تھی۔“ چنانچہ دونوں مسجد حرام گئے اور حضرت عثمان جمعی نے ولید بن مغیرہ مخزومی کی وعدہ و وعہد کے ایثار اور کریم النفسی (کریم الحجار) کی تعریف و تحسین کرنے کے بعد ان کی جوار مسترد کرنے کا اعلان کر دیا۔ اس کے مطابق ولید بن ربیعہ کے مشہور شعر: ”اکمل شی ما خلا اللہ باطل اوکل نفعی لامحالة ذائل کے دوسرے مصرعہ پر حضرت عثمان جمعی نے اعتراض کیا کہ نعيم جنت کو زوال نہیں اس لیے وہ مصرعہ خلاف حقیقت ہے۔ اس علمی، دینی اور شعری مباحثہ نے تھکاپٹے کی صورت اختیار کی

اور ایک شہری کے بھڑکانے پر ایک شخص نے حضرت عثمان جمحی کی آنکھ پر مکارا کرنا سے نیلا کر دیا۔ ولید بن مغیرہ مخزومی قریب میں بیٹھے سارا ماجرا دیکھ رہے تھے، لہذا انہوں نے اپنی جوار کا حوالہ دیا کہ اگر اس کی پناہ ہوتی تو یہ نہ ہوتا اور ان کو بھرا اپنی جوار واپس کر کے دوبارہ پناہ دینے کی پیشکش کی مگر حضرت عثمان جمحی نے ”جوارِ الہی“ میں ایسی ابتلاؤں پر صبر و ثبات کرنے کا اظہار کرتے ہوئے ان کی دوبارہ جوار کی پیشکش ٹھکرا دی۔ بلاذری کی روایت میں یہ اضافہ ہے کہ حضرت عثمان جمحی کی آنکھ پر حملے کرنے والے پر حضرت سعد بن ابی وقاص زہری نے حملہ کیا اور اس کی ناک توڑ دی۔ یہ دینی بھائی کے انتقام میں ”جیسے کو تیسے“ کا معاملہ تھا اور اہم واقعہ دفاع و مدافعت ہے۔

حضرات عثمان جمحی اور ابوسلمہ مخزومی کو ایک مخزومی اور ایک ہاشمی سردار کے ذریعہ جوار فراہم کرنے کے واقعات سے چند اہم نکات ابھرتے ہیں: ایک یہ کہ کوئی شخص کسی بھی دوسرے کبیر قوم سے جوار طلب کر سکتا تھا، دوسرے یہ کہ جوار طلب کرنے پر بالعموم کبیر قوم انکار نہیں کرتا تھا، کیونکہ جوار کی استدعا کو قبول کرنا غیرتِ قومی کا تقاضا تھا تیسرے یہ کہ جوار علانیہ دی جاتی تھی اور بالعموم مسجدِ حرام میں اکابر قوم کے سامنے تاکہ سب کو ظم رہے کہ فلاں شخص فلاں شیخ اور سردار کی جوار میں ہے تاکہ کوئی ظالم و سرکش اس جوار یافتہ شخص پر کسی قسم کی دست درازی نہ کر سکے۔ چوتھے یہ کہ جوار واپس کی جاسکتی تھی اور یہ حق جوار لینے والے کا تھا، جوار دینے والا خود سے اس کو مسترد نہیں کرتا تھا اگر اسے جوار واپس یا مسترد کرانی ہوتی تھی تو وہ جوار یافتہ کے ذریعہ ہی مسترد یا رد کرتا تھا کہ یہی اصول تھا۔ پانچویں جوار کی واپسی اور استرداد کا بھی اعلان و اظہار ضروری تھا کہ ہر شخص کو معلوم ہو جائے کہ اب جوار نہیں رہی۔ چھٹے یہ کہ واپسی اور رد کرنے کے بعد بھی جوار دوبارہ دی جاسکتی تھی۔ ساتویں یہ کہ جوار دینے یا مانگنے کے لیے کسی قسم کی خون کی رشتہ داری ضروری نہ تھی، وہ ایک رعایت مزید ہو سکتی تھی۔

ہمارے مصادر نے اس واقعہ کے معا بعد ایک اور اہم واقعہ جوار کا ذکر کیا ہے

۱۔ ابن ہشام ۱/۱۱۱-۱۱۲؛ سہیل ۳/۳۲۲-۳۲۳ نیز ۳۲۹-۳۵۲؛ نیز بلاذری ۱/۲۲۸

۲۔ بلاذری ۲۲۸/۱: وہ شب سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اذی نظم عثمان، فکسر انفہ...

اور خاصی تفصیل سے کیا ہے اور وہ ہے حضرت ابو بکر تیمی قریشی کو احابش کے سردار ابن الدغنه کی جوار کا واقعہ۔ اس کا نام مالک تھا اور نبو الحارث بن بکر بن عبدمناة کنانہ کا سردار اور قریش کا حلیف تھا۔ حضرت ابو بکر صدیق تیمی اذن نبوی سے حبشہ کی ہجرت کے ارادے سے نکلے اور مکہ سے ایک یا دو دن کی مسافت پر پہنچے تھے کہ ابن الدغنه سے ملاقات ہو گئی۔ حضرت ابو بکر نے اس کو اپنی ”قوم“ کے ایذا دینے کے سبب ارادہ ہجرت سے آگاہ کیا تو وہ ان کو واپس مکہ مکرمہ لایا اور صدیقی اوصاف حمیدہ گناہر تمام اکابر قریش کے سامنے ان کو اپنی جوار میں لینے کا اعلان کر دیا اور قوم نے اسے قبول کر لیا۔ کچھ عرصے کے بعد اکابر قریش نے ابن الدغنه سے شکایت کی کہ حضرت ابو بکر صدیق تیمی اپنے گھر کی مسجد میں نمازیں پڑھتے اور تلاوتِ قرآن کرتے روتے ہیں اور کوزہ قریشی مردوں، قریشی خواتین اور بچوں کو متاثر کرتے ہیں۔ اسے دینی فتنہ اور قومی اذیت سے تعبیر کیا گیا۔ ابن الدغنه نے مطالبہ کیا کہ وہ اذیت دہی سے باز آجائیں اور اپنے گھر کے اندر جو چاہیں سو کریں۔ حضرت ابو بکر تیمی نے شرط ماننے سے انکار کر دیا اور ابن الدغنه کی جوار واپس کر دی، جس کا اکابر قریش کے سامنے غالباً مسیحی حرام میں اعلان کر دیا گیا۔ ابن اسحاق وغیرہ کی روایت میں یہ اضافہ ہے کہ جوار واپس کر دینے کے بعد حضرت ابو بکر صدیق خانہ کعبہ جارہے تھے کہ راستہ میں ان کے سر مبارک پر ایک شریر قوم نے خاک ڈال دی۔ حضرت ابو بکر صدیق نے قریب سے گزرتے ہوئے کبیر قوم و لید بن مغیرہ مخزومی یا عاص بن وائل سہمی سے اس کی شکایت کی تو اس نے حضرت ابو بکر کو یہی مورد الزام ٹھہرایا کہ یہ تو تمہارا اپنا کیا دھرا ہے۔ تم نے ایک نیا دین قبول کر کے مصیبت کو دعوت دی۔ یا یہ کہ جوار مسترد کر دینے کی صورت میں ایسا ہونا قطعی و قطری تھا جس پر شکوہ کیوں؟

سب سے اہم اور تاریخی لحاظ سے غالباً آخری جوار کی مثال رسول مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تھی جو سفر طائف سے واپسی پر سلمہ نبویؓ ۱۹ء میں حاصل کی گئی تھی۔ اس کا پس منظر یہ ہے کہ ابوطالب ہاشمی کی وفات کے بعد خاندان بنو ہاشم کا نیا سربراہ ابولہب

۱۔ ابن ہشام ۳۹۶/۱، ۳۹۶/۲؛ پہلی ۳۲۶/۳-۳۲۷/۳، ۳۲۷/۳-۳۲۸/۳، ۳۲۸/۳-۳۲۹/۳، ۳۲۹/۳-۳۳۰/۳، ۳۳۰/۳-۳۳۱/۳، ۳۳۱/۳-۳۳۲/۳، ۳۳۲/۳-۳۳۳/۳، ۳۳۳/۳-۳۳۴/۳، ۳۳۴/۳-۳۳۵/۳، ۳۳۵/۳-۳۳۶/۳، ۳۳۶/۳-۳۳۷/۳، ۳۳۷/۳-۳۳۸/۳، ۳۳۸/۳-۳۳۹/۳، ۳۳۹/۳-۳۴۰/۳، ۳۴۰/۳-۳۴۱/۳، ۳۴۱/۳-۳۴۲/۳، ۳۴۲/۳-۳۴۳/۳، ۳۴۳/۳-۳۴۴/۳، ۳۴۴/۳-۳۴۵/۳، ۳۴۵/۳-۳۴۶/۳، ۳۴۶/۳-۳۴۷/۳، ۳۴۷/۳-۳۴۸/۳، ۳۴۸/۳-۳۴۹/۳، ۳۴۹/۳-۳۵۰/۳، ۳۵۰/۳-۳۵۱/۳، ۳۵۱/۳-۳۵۲/۳، ۳۵۲/۳-۳۵۳/۳، ۳۵۳/۳-۳۵۴/۳، ۳۵۴/۳-۳۵۵/۳، ۳۵۵/۳-۳۵۶/۳، ۳۵۶/۳-۳۵۷/۳، ۳۵۷/۳-۳۵۸/۳، ۳۵۸/۳-۳۵۹/۳، ۳۵۹/۳-۳۶۰/۳، ۳۶۰/۳-۳۶۱/۳، ۳۶۱/۳-۳۶۲/۳، ۳۶۲/۳-۳۶۳/۳، ۳۶۳/۳-۳۶۴/۳، ۳۶۴/۳-۳۶۵/۳، ۳۶۵/۳-۳۶۶/۳، ۳۶۶/۳-۳۶۷/۳، ۳۶۷/۳-۳۶۸/۳، ۳۶۸/۳-۳۶۹/۳، ۳۶۹/۳-۳۷۰/۳، ۳۷۰/۳-۳۷۱/۳، ۳۷۱/۳-۳۷۲/۳، ۳۷۲/۳-۳۷۳/۳، ۳۷۳/۳-۳۷۴/۳، ۳۷۴/۳-۳۷۵/۳، ۳۷۵/۳-۳۷۶/۳، ۳۷۶/۳-۳۷۷/۳، ۳۷۷/۳-۳۷۸/۳، ۳۷۸/۳-۳۷۹/۳، ۳۷۹/۳-۳۸۰/۳، ۳۸۰/۳-۳۸۱/۳، ۳۸۱/۳-۳۸۲/۳، ۳۸۲/۳-۳۸۳/۳، ۳۸۳/۳-۳۸۴/۳، ۳۸۴/۳-۳۸۵/۳، ۳۸۵/۳-۳۸۶/۳، ۳۸۶/۳-۳۸۷/۳، ۳۸۷/۳-۳۸۸/۳، ۳۸۸/۳-۳۸۹/۳، ۳۸۹/۳-۳۹۰/۳، ۳۹۰/۳-۳۹۱/۳، ۳۹۱/۳-۳۹۲/۳، ۳۹۲/۳-۳۹۳/۳، ۳۹۳/۳-۳۹۴/۳، ۳۹۴/۳-۳۹۵/۳، ۳۹۵/۳-۳۹۶/۳، ۳۹۶/۳-۳۹۷/۳، ۳۹۷/۳-۳۹۸/۳، ۳۹۸/۳-۳۹۹/۳، ۳۹۹/۳-۴۰۰/۳، ۴۰۰/۳-۴۰۱/۳، ۴۰۱/۳-۴۰۲/۳، ۴۰۲/۳-۴۰۳/۳، ۴۰۳/۳-۴۰۴/۳، ۴۰۴/۳-۴۰۵/۳، ۴۰۵/۳-۴۰۶/۳، ۴۰۶/۳-۴۰۷/۳، ۴۰۷/۳-۴۰۸/۳، ۴۰۸/۳-۴۰۹/۳، ۴۰۹/۳-۴۱۰/۳، ۴۱۰/۳-۴۱۱/۳، ۴۱۱/۳-۴۱۲/۳، ۴۱۲/۳-۴۱۳/۳، ۴۱۳/۳-۴۱۴/۳، ۴۱۴/۳-۴۱۵/۳، ۴۱۵/۳-۴۱۶/۳، ۴۱۶/۳-۴۱۷/۳، ۴۱۷/۳-۴۱۸/۳، ۴۱۸/۳-۴۱۹/۳، ۴۱۹/۳-۴۲۰/۳، ۴۲۰/۳-۴۲۱/۳، ۴۲۱/۳-۴۲۲/۳، ۴۲۲/۳-۴۲۳/۳، ۴۲۳/۳-۴۲۴/۳، ۴۲۴/۳-۴۲۵/۳، ۴۲۵/۳-۴۲۶/۳، ۴۲۶/۳-۴۲۷/۳، ۴۲۷/۳-۴۲۸/۳، ۴۲۸/۳-۴۲۹/۳، ۴۲۹/۳-۴۳۰/۳، ۴۳۰/۳-۴۳۱/۳، ۴۳۱/۳-۴۳۲/۳، ۴۳۲/۳-۴۳۳/۳، ۴۳۳/۳-۴۳۴/۳، ۴۳۴/۳-۴۳۵/۳، ۴۳۵/۳-۴۳۶/۳، ۴۳۶/۳-۴۳۷/۳، ۴۳۷/۳-۴۳۸/۳، ۴۳۸/۳-۴۳۹/۳، ۴۳۹/۳-۴۴۰/۳، ۴۴۰/۳-۴۴۱/۳، ۴۴۱/۳-۴۴۲/۳، ۴۴۲/۳-۴۴۳/۳، ۴۴۳/۳-۴۴۴/۳، ۴۴۴/۳-۴۴۵/۳، ۴۴۵/۳-۴۴۶/۳، ۴۴۶/۳-۴۴۷/۳، ۴۴۷/۳-۴۴۸/۳، ۴۴۸/۳-۴۴۹/۳، ۴۴۹/۳-۴۵۰/۳، ۴۵۰/۳-۴۵۱/۳، ۴۵۱/۳-۴۵۲/۳، ۴۵۲/۳-۴۵۳/۳، ۴۵۳/۳-۴۵۴/۳، ۴۵۴/۳-۴۵۵/۳، ۴۵۵/۳-۴۵۶/۳، ۴۵۶/۳-۴۵۷/۳، ۴۵۷/۳-۴۵۸/۳، ۴۵۸/۳-۴۵۹/۳، ۴۵۹/۳-۴۶۰/۳، ۴۶۰/۳-۴۶۱/۳، ۴۶۱/۳-۴۶۲/۳، ۴۶۲/۳-۴۶۳/۳، ۴۶۳/۳-۴۶۴/۳، ۴۶۴/۳-۴۶۵/۳، ۴۶۵/۳-۴۶۶/۳، ۴۶۶/۳-۴۶۷/۳، ۴۶۷/۳-۴۶۸/۳، ۴۶۸/۳-۴۶۹/۳، ۴۶۹/۳-۴۷۰/۳، ۴۷۰/۳-۴۷۱/۳، ۴۷۱/۳-۴۷۲/۳، ۴۷۲/۳-۴۷۳/۳، ۴۷۳/۳-۴۷۴/۳، ۴۷۴/۳-۴۷۵/۳، ۴۷۵/۳-۴۷۶/۳، ۴۷۶/۳-۴۷۷/۳، ۴۷۷/۳-۴۷۸/۳، ۴۷۸/۳-۴۷۹/۳، ۴۷۹/۳-۴۸۰/۳، ۴۸۰/۳-۴۸۱/۳، ۴۸۱/۳-۴۸۲/۳، ۴۸۲/۳-۴۸۳/۳، ۴۸۳/۳-۴۸۴/۳، ۴۸۴/۳-۴۸۵/۳، ۴۸۵/۳-۴۸۶/۳، ۴۸۶/۳-۴۸۷/۳، ۴۸۷/۳-۴۸۸/۳، ۴۸۸/۳-۴۸۹/۳، ۴۸۹/۳-۴۹۰/۳، ۴۹۰/۳-۴۹۱/۳، ۴۹۱/۳-۴۹۲/۳، ۴۹۲/۳-۴۹۳/۳، ۴۹۳/۳-۴۹۴/۳، ۴۹۴/۳-۴۹۵/۳، ۴۹۵/۳-۴۹۶/۳، ۴۹۶/۳-۴۹۷/۳، ۴۹۷/۳-۴۹۸/۳، ۴۹۸/۳-۴۹۹/۳، ۴۹۹/۳-۵۰۰/۳، ۵۰۰/۳-۵۰۱/۳، ۵۰۱/۳-۵۰۲/۳، ۵۰۲/۳-۵۰۳/۳، ۵۰۳/۳-۵۰۴/۳، ۵۰۴/۳-۵۰۵/۳، ۵۰۵/۳-۵۰۶/۳، ۵۰۶/۳-۵۰۷/۳، ۵۰۷/۳-۵۰۸/۳، ۵۰۸/۳-۵۰۹/۳، ۵۰۹/۳-۵۱۰/۳، ۵۱۰/۳-۵۱۱/۳، ۵۱۱/۳-۵۱۲/۳، ۵۱۲/۳-۵۱۳/۳، ۵۱۳/۳-۵۱۴/۳، ۵۱۴/۳-۵۱۵/۳، ۵۱۵/۳-۵۱۶/۳، ۵۱۶/۳-۵۱۷/۳، ۵۱۷/۳-۵۱۸/۳، ۵۱۸/۳-۵۱۹/۳، ۵۱۹/۳-۵۲۰/۳، ۵۲۰/۳-۵۲۱/۳، ۵۲۱/۳-۵۲۲/۳، ۵۲۲/۳-۵۲۳/۳، ۵۲۳/۳-۵۲۴/۳، ۵۲۴/۳-۵۲۵/۳، ۵۲۵/۳-۵۲۶/۳، ۵۲۶/۳-۵۲۷/۳، ۵۲۷/۳-۵۲۸/۳، ۵۲۸/۳-۵۲۹/۳، ۵۲۹/۳-۵۳۰/۳، ۵۳۰/۳-۵۳۱/۳، ۵۳۱/۳-۵۳۲/۳، ۵۳۲/۳-۵۳۳/۳، ۵۳۳/۳-۵۳۴/۳، ۵۳۴/۳-۵۳۵/۳، ۵۳۵/۳-۵۳۶/۳، ۵۳۶/۳-۵۳۷/۳، ۵۳۷/۳-۵۳۸/۳، ۵۳۸/۳-۵۳۹/۳، ۵۳۹/۳-۵۴۰/۳، ۵۴۰/۳-۵۴۱/۳، ۵۴۱/۳-۵۴۲/۳، ۵۴۲/۳-۵۴۳/۳، ۵۴۳/۳-۵۴۴/۳، ۵۴۴/۳-۵۴۵/۳، ۵۴۵/۳-۵۴۶/۳، ۵۴۶/۳-۵۴۷/۳، ۵۴۷/۳-۵۴۸/۳، ۵۴۸/۳-۵۴۹/۳، ۵۴۹/۳-۵۵۰/۳، ۵۵۰/۳-۵۵۱/۳، ۵۵۱/۳-۵۵۲/۳، ۵۵۲/۳-۵۵۳/۳، ۵۵۳/۳-۵۵۴/۳، ۵۵۴/۳-۵۵۵/۳، ۵۵۵/۳-۵۵۶/۳، ۵۵۶/۳-۵۵۷/۳، ۵۵۷/۳-۵۵۸/۳، ۵۵۸/۳-۵۵۹/۳، ۵۵۹/۳-۵۶۰/۳، ۵۶۰/۳-۵۶۱/۳، ۵۶۱/۳-۵۶۲/۳، ۵۶۲/۳-۵۶۳/۳، ۵۶۳/۳-۵۶۴/۳، ۵۶۴/۳-۵۶۵/۳، ۵۶۵/۳-۵۶۶/۳، ۵۶۶/۳-۵۶۷/۳، ۵۶۷/۳-۵۶۸/۳، ۵۶۸/۳-۵۶۹/۳، ۵۶۹/۳-۵۷۰/۳، ۵۷۰/۳-۵۷۱/۳، ۵۷۱/۳-۵۷۲/۳، ۵۷۲/۳-۵۷۳/۳، ۵۷۳/۳-۵۷۴/۳، ۵۷۴/۳-۵۷۵/۳، ۵۷۵/۳-۵۷۶/۳، ۵۷۶/۳-۵۷۷/۳، ۵۷۷/۳-۵۷۸/۳، ۵۷۸/۳-۵۷۹/۳، ۵۷۹/۳-۵۸۰/۳، ۵۸۰/۳-۵۸۱/۳، ۵۸۱/۳-۵۸۲/۳، ۵۸۲/۳-۵۸۳/۳، ۵۸۳/۳-۵۸۴/۳، ۵۸۴/۳-۵۸۵/۳، ۵۸۵/۳-۵۸۶/۳، ۵۸۶/۳-۵۸۷/۳، ۵۸۷/۳-۵۸۸/۳، ۵۸۸/۳-۵۸۹/۳، ۵۸۹/۳-۵۹۰/۳، ۵۹۰/۳-۵۹۱/۳، ۵۹۱/۳-۵۹۲/۳، ۵۹۲/۳-۵۹۳/۳، ۵۹۳/۳-۵۹۴/۳، ۵۹۴/۳-۵۹۵/۳، ۵۹۵/۳-۵۹۶/۳، ۵۹۶/۳-۵۹۷/۳، ۵۹۷/۳-۵۹۸/۳، ۵۹۸/۳-۵۹۹/۳، ۵۹۹/۳-۶۰۰/۳، ۶۰۰/۳-۶۰۱/۳، ۶۰۱/۳-۶۰۲/۳، ۶۰۲/۳-۶۰۳/۳، ۶۰۳/۳-۶۰۴/۳، ۶۰۴/۳-۶۰۵/۳، ۶۰۵/۳-۶۰۶/۳، ۶۰۶/۳-۶۰۷/۳، ۶۰۷/۳-۶۰۸/۳، ۶۰۸/۳-۶۰۹/۳، ۶۰۹/۳-۶۱۰/۳، ۶۱۰/۳-۶۱۱/۳، ۶۱۱/۳-۶۱۲/۳، ۶۱۲/۳-۶۱۳/۳، ۶۱۳/۳-۶۱۴/۳، ۶۱۴/۳-۶۱۵/۳، ۶۱۵/۳-۶۱۶/۳، ۶۱۶/۳-۶۱۷/۳، ۶۱۷/۳-۶۱۸/۳، ۶۱۸/۳-۶۱۹/۳، ۶۱۹/۳-۶۲۰/۳، ۶۲۰/۳-۶۲۱/۳، ۶۲۱/۳-۶۲۲/۳، ۶۲۲/۳-۶۲۳/۳، ۶۲۳/۳-۶۲۴/۳، ۶۲۴/۳-۶۲۵/۳، ۶۲۵/۳-۶۲۶/۳، ۶۲۶/۳-۶۲۷/۳، ۶۲۷/۳-۶۲۸/۳، ۶۲۸/۳-۶۲۹/۳، ۶۲۹/۳-۶۳۰/۳، ۶۳۰/۳-۶۳۱/۳، ۶۳۱/۳-۶۳۲/۳، ۶۳۲/۳-۶۳۳/۳، ۶۳۳/۳-۶۳۴/۳، ۶۳۴/۳-۶۳۵/۳، ۶۳۵/۳-۶۳۶/۳، ۶۳۶/۳-۶۳۷/۳، ۶۳۷/۳-۶۳۸/۳، ۶۳۸/۳-۶۳۹/۳، ۶۳۹/۳-۶۴۰/۳، ۶۴۰/۳-۶۴۱/۳، ۶۴۱/۳-۶۴۲/۳، ۶۴۲/۳-۶۴۳/۳، ۶۴۳/۳-۶۴۴/۳، ۶۴۴/۳-۶۴۵/۳، ۶۴۵/۳-۶۴۶/۳، ۶۴۶/۳-۶۴۷/۳، ۶۴۷/۳-۶۴۸/۳، ۶۴۸/۳-۶۴۹/۳، ۶۴۹/۳-۶۵۰/۳، ۶۵۰/۳-۶۵۱/۳، ۶۵۱/۳-۶۵۲/۳، ۶۵۲/۳-۶۵۳/۳، ۶۵۳/۳-۶۵۴/۳، ۶۵۴/۳-۶۵۵/۳، ۶۵۵/۳-۶۵۶/۳، ۶۵۶/۳-۶۵۷/۳، ۶۵۷/۳-۶۵۸/۳، ۶۵۸/۳-۶۵۹/۳، ۶۵۹/۳-۶۶۰/۳، ۶۶۰/۳-۶۶۱/۳، ۶۶۱/۳-۶۶۲/۳، ۶۶۲/۳-۶۶۳/۳، ۶۶۳/۳-۶۶۴/۳، ۶۶۴/۳-۶۶۵/۳، ۶۶۵/۳-۶۶۶/۳، ۶۶۶/۳-۶۶۷/۳، ۶۶۷/۳-۶۶۸/۳، ۶۶۸/۳-۶۶۹/۳، ۶۶۹/۳-۶۷۰/۳، ۶۷۰/۳-۶۷۱/۳، ۶۷۱/۳-۶۷۲/۳، ۶۷۲/۳-۶۷۳/۳، ۶۷۳/۳-۶۷۴/۳، ۶۷۴/۳-۶۷۵/۳، ۶۷۵/۳-۶۷۶/۳، ۶۷۶/۳-۶۷۷/۳، ۶۷۷/۳-۶۷۸/۳، ۶۷۸/۳-۶۷۹/۳، ۶۷۹/۳-۶۸۰/۳، ۶۸۰/۳-۶۸۱/۳، ۶۸۱/۳-۶۸۲/۳، ۶۸۲/۳-۶۸۳/۳، ۶۸۳/۳-۶۸۴/۳، ۶۸۴/۳-۶۸۵/۳، ۶۸۵/۳-۶۸۶/۳، ۶۸۶/۳-۶۸۷/۳، ۶۸۷/۳-۶۸۸/۳، ۶۸۸/۳-۶۸۹/۳، ۶۸۹/۳-۶۹۰/۳، ۶۹۰/۳-۶۹۱/۳، ۶۹۱/۳-۶۹۲/۳، ۶۹۲/۳-۶۹۳/۳، ۶۹۳/۳-۶۹۴/۳، ۶۹۴/۳-۶۹۵/۳، ۶۹۵/۳-۶۹۶/۳، ۶۹۶/۳-۶۹۷/۳، ۶۹۷/۳-۶۹۸/۳، ۶۹۸/۳-۶۹۹/۳، ۶۹۹/۳-۷۰۰/۳، ۷۰۰/۳-۷۰۱/۳، ۷۰۱/۳-۷۰۲/۳، ۷۰۲/۳-۷۰۳/۳، ۷۰۳/۳-۷۰۴/۳، ۷۰۴/۳-۷۰۵/۳، ۷۰۵/۳-۷۰۶/۳، ۷۰۶/۳-۷۰۷/۳، ۷۰۷/۳-۷۰۸/۳، ۷۰۸/۳-۷۰۹/۳، ۷۰۹/۳-۷۱۰/۳، ۷۱۰/۳-۷۱۱/۳، ۷۱۱/۳-۷۱۲/۳، ۷۱۲/۳-۷۱۳/۳، ۷۱۳/۳-۷۱۴/۳، ۷۱۴/۳-۷۱۵/۳، ۷۱۵/۳-۷۱۶/۳، ۷۱۶/۳-۷۱۷/۳، ۷۱۷/۳-۷۱۸/۳، ۷۱۸/۳-۷۱۹/۳، ۷۱۹/۳-۷۲۰/۳، ۷۲۰/۳-۷۲۱/۳، ۷۲۱/۳-۷۲۲/۳، ۷۲۲/۳-۷۲۳/۳، ۷۲۳/۳-۷۲۴/۳، ۷۲۴/۳-۷۲۵/۳، ۷۲۵/۳-۷۲۶/۳، ۷۲۶/۳-۷۲۷/۳، ۷۲۷/۳-۷۲۸/۳، ۷۲۸/۳-۷۲۹/۳، ۷۲۹/۳-۷۳۰/۳، ۷۳۰/۳-۷۳۱/۳، ۷۳۱/۳-۷۳۲/۳، ۷۳۲/۳-۷۳۳/۳، ۷۳۳/۳-۷۳۴/۳، ۷۳۴/۳-۷۳۵/۳، ۷۳۵/۳-۷۳۶/۳، ۷۳۶/۳-۷۳۷/۳، ۷۳۷/۳-۷۳۸/۳، ۷۳۸/۳-۷۳۹/۳، ۷۳۹/۳-۷۴۰/۳، ۷۴۰/۳-۷۴۱/۳، ۷۴۱/۳-۷۴۲/۳، ۷۴۲/۳-۷۴۳/۳، ۷۴۳/۳-۷۴۴/۳، ۷۴۴/۳-۷۴۵/۳، ۷۴۵/۳-۷۴۶/۳، ۷۴۶/۳-۷۴۷/۳، ۷۴۷/۳-۷۴۸/۳، ۷۴۸/۳-۷۴۹/۳، ۷۴۹/۳-۷۵۰/۳، ۷۵۰/۳-۷۵۱/۳، ۷۵۱/۳-۷۵۲/۳، ۷۵۲/۳-۷۵۳/۳، ۷۵۳/۳-۷۵۴/۳، ۷۵۴/۳-۷۵۵/۳، ۷۵۵/۳-۷۵۶/۳، ۷۵۶/۳-۷۵۷/۳، ۷۵۷/۳-۷۵۸/۳، ۷۵۸/۳-۷۵۹/۳، ۷۵۹/۳-۷۶۰/۳، ۷۶۰/۳-۷۶۱/۳، ۷۶۱/۳-۷۶۲/۳، ۷۶۲/۳-۷۶۳/۳، ۷۶۳/۳-۷۶۴/۳، ۷۶۴/۳-۷۶۵/۳، ۷۶۵/۳-۷۶۶/۳، ۷۶۶/۳-۷۶۷/۳، ۷۶۷/۳-۷۶۸/۳، ۷۶۸/۳-۷۶۹/۳، ۷۶۹/۳-۷۷۰/۳، ۷۷۰/۳-۷۷۱/۳، ۷۷۱/۳-۷۷۲/۳، ۷۷۲/۳-۷۷۳/۳، ۷۷۳/۳-۷۷۴/۳، ۷۷۴/۳-۷۷۵/۳، ۷۷۵/۳-۷۷۶/۳، ۷۷۶/۳-۷۷۷/۳، ۷۷۷/۳-۷۷۸/۳، ۷۷۸/۳-۷۷۹/۳، ۷۷۹/۳-۷۸۰/۳، ۷۸۰/۳-۷۸۱/۳، ۷۸۱/۳-۷۸۲/۳، ۷۸۲/۳-۷۸۳/۳، ۷۸۳/۳-۷۸۴/۳، ۷۸۴/۳-۷۸۵/۳، ۷۸۵/۳-۷۸۶/۳، ۷۸۶/۳-۷۸۷/۳، ۷۸۷/۳-۷۸۸/۳، ۷۸۸/۳-۷۸۹/۳، ۷۸۹/۳-۷۹۰/۳، ۷۹۰/۳-۷۹۱/۳، ۷۹۱/۳-۷۹۲/۳، ۷۹۲/۳-۷۹۳/۳، ۷۹۳/۳-۷۹۴/۳، ۷۹۴/۳-۷۹۵/۳، ۷۹۵/۳-۷۹۶/۳، ۷۹۶/۳-۷۹۷/۳، ۷۹۷/۳-۷۹۸/۳، ۷۹۸/۳-۷۹۹/۳، ۷۹۹/۳-۸۰۰/۳، ۸۰۰/۳-۸۰۱/۳، ۸۰۱/۳-۸۰۲/۳، ۸۰۲/۳-۸۰۳/۳، ۸۰۳/۳-۸۰۴/۳، ۸۰۴/۳-۸۰۵/۳، ۸۰۵/۳-۸۰۶/۳، ۸۰۶/۳-۸۰۷/۳، ۸۰۷/۳-۸۰۸/۳، ۸۰۸/۳-۸۰۹/۳، ۸۰۹/۳-۸۱۰/۳، ۸۱۰/۳-۸۱۱/۳، ۸۱۱/۳-۸۱۲/۳، ۸۱۲/۳-۸۱۳/۳، ۸۱۳/۳-۸۱۴/۳، ۸۱۴/۳-۸۱۵/۳، ۸۱۵/۳-۸۱۶/۳، ۸۱۶/۳-۸۱۷/۳، ۸۱۷/۳-۸۱۸/۳، ۸۱۸/۳-۸۱۹/۳، ۸۱۹/۳-۸۲۰/۳، ۸۲۰/۳-۸۲۱/۳، ۸۲۱/۳-۸۲۲/۳، ۸۲۲/۳-۸۲۳/۳، ۸۲۳/۳-۸۲۴/۳، ۸۲۴/۳-۸۲۵/۳، ۸۲۵/۳-۸۲۶/۳، ۸۲۶/۳-۸۲۷/۳، ۸۲۷/۳-۸۲۸/۳، ۸۲۸/۳-۸۲۹/۳، ۸۲۹/۳-۸۳۰/۳، ۸۳۰/۳-۸۳۱/۳، ۸۳۱/۳-۸۳۲/۳، ۸۳۲/۳-۸۳۳/۳، ۸۳۳/۳-۸۳۴/۳، ۸۳۴/۳-۸۳۵/۳، ۸۳۵/۳-۸۳۶/۳، ۸۳۶/۳-۸۳۷/۳، ۸۳۷/۳-۸۳۸/۳، ۸۳۸/۳-۸۳۹/۳، ۸۳۹/۳-۸۴۰/۳، ۸۴۰/۳-۸۴۱/۳، ۸۴۱/۳-۸۴۲/۳، ۸۴۲/۳-۸۴۳/۳، ۸۴۳/۳-۸۴۴/۳، ۸۴۴/۳-۸۴۵/۳، ۸۴۵/۳-۸۴۶/۳، ۸۴۶/۳-۸۴۷/۳، ۸۴۷/۳-۸۴۸/۳، ۸۴۸/۳-۸۴۹/۳، ۸۴۹/۳-۸۵۰/۳، ۸۵۰/۳-۸۵۱/۳، ۸۵۱/۳-۸۵۲/۳، ۸۵۲/۳-۸۵۳/۳، ۸۵۳/۳-۸۵۴/۳، ۸۵۴/۳-۸۵۵/۳، ۸۵۵/۳-۸۵۶/۳، ۸۵۶/۳-۸۵۷/۳، ۸۵۷/۳-۸۵۸/۳، ۸۵۸/۳-۸۵۹/۳، ۸۵۹/۳-۸۶۰/۳، ۸۶۰/۳-۸۶۱/۳، ۸۶۱/۳-۸۶۲/۳، ۸۶۲/۳-۸۶۳/۳، ۸۶۳/۳-۸۶۴/۳، ۸۶۴/۳-۸۶۵/۳، ۸۶۵/۳-۸۶۶/۳، ۸۶۶/۳-۸۶۷/۳، ۸۶۷/۳-۸۶۸/۳، ۸۶۸/۳-۸۶۹/۳، ۸۶۹/۳-۸۷۰/۳، ۸۷۰/۳-۸۷۱/۳، ۸۷۱/۳-۸۷۲/۳، ۸۷۲/۳-۸۷۳/۳، ۸۷۳/۳-۸

باششی بنا جس نے تمام روایاتِ وقت کے خلاف اپنے ایک ہاشمی رکن رکن کی حمایت و تحفظ سے انکار کر دیا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بعد طائف کا سفر کیا جس کا مقصد قبیلہ ہوازن کی حمایت و نصرت بھی حاصل کرنا تھا لیکن یہ سعادت شیوخ طائف کے نصیب میں نہ تھی۔ واپسی پر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے تحفظ کا گمبھیر مسئلہ تھا چنانچہ حمرہ کے مقام سے ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رفیق سفر حضرت زید بن حارثہ کلبی اور بلاذری وغیرہ کے مطابق ایک خزاعی شخص کی معرفت بعض شیوخ قریش واکابر مکہ سے جو ارطاب کی سب سے پہلے انحنس بن شریق ثقفی زہری سے مطالبہ فرمایا لیکن اس نے یہ کہہ کر معذرت کر دی کہ میں حلیف ہوں اور حلیف جو انہیں دیتے۔ اس کے بعد دوسرے کبیر قوم سہیل بن عمر و عامری قریشی سے جو ار دینے کی درخواست کی۔ بلاذری نے انحنس کا سرے سے حوالہ نہیں دیا، اہل بن عمرو کا ذکر ضرور کیا ہے مگر اس کی معذرت و توجیہ کا حوالہ نہیں ہے، صرف انکا کہ ہے اس نے جواب میں کہا کہ بنو عامر بنو کعب کے خلاف جو انہیں دیتے۔ لہذا آخر میں بنو نوفل کے شیخ اور عظیم تر خاندان بنو عبد مناف کے ایک بڑے سردار مطعم بن عدی کو پیغام بھیجا، جس نے فراخ دہنی سے اور بلا جوں مچرا قبول کر لیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی جواریں لے لیا۔ فاکہی نے صراحت کی ہے کہ مطعم نے اپنے چار بیٹوں کو ہتھیار سے مسلح کر کے سب سے بھیجا اور ان میں سے ہر ایک کعبہ کے ایک ایک رکن کے پاس کھڑا ہو گیا۔ قریش کو معلوم ہوا تو انھوں نے مطعم سے کہا کہ آپ ایسے شخص ہیں جس کا ذمہ توڑا نہیں جاسکتا۔ ابن ہشام میں اجمالی بیان ہے کہ انت الرجل الذی لا تخفرد متنتک لہذا جواری نبوی کی تاریخ ۲۳ ذوقعدہ سنہ نبوی ہے۔ مطعم بن عدی اور اس کے اہل بیت نے ہتھیار سمجائے اور مسجد حرام پہنچے پھر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بلا بھیجا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد حرام میں تشریف لائے فرزند ان مطعم کی حفاظت میں بیت اللہ کا طواف فرمایا اور اس کے سائے میں نماز ادا کی اور پھر اپنے مکان اقدس پر سلامت تشریف لے گئے بلاذری کے مطابق طائف کے لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ۲۷ شوال کو روانہ ہوئے تھے اور بروز منگل ۲۳ ذوقعدہ سنہ نبوی میں مکہ میں داخل ہوئے یہ

سہ ابن ہشام ۴/۱، ۴/۲، ۴/۳، ۴/۴، ۴/۵، ۴/۶، ۴/۷، ۴/۸، ۴/۹، ۴/۱۰، ۴/۱۱، ۴/۱۲، ۴/۱۳، ۴/۱۴، ۴/۱۵، ۴/۱۶، ۴/۱۷، ۴/۱۸، ۴/۱۹، ۴/۲۰، ۴/۲۱، ۴/۲۲، ۴/۲۳، ۴/۲۴، ۴/۲۵، ۴/۲۶، ۴/۲۷، ۴/۲۸، ۴/۲۹، ۴/۳۰، ۴/۳۱، ۴/۳۲، ۴/۳۳، ۴/۳۴، ۴/۳۵، ۴/۳۶، ۴/۳۷، ۴/۳۸، ۴/۳۹، ۴/۴۰، ۴/۴۱، ۴/۴۲، ۴/۴۳، ۴/۴۴، ۴/۴۵، ۴/۴۶، ۴/۴۷، ۴/۴۸، ۴/۴۹، ۴/۵۰، ۴/۵۱، ۴/۵۲، ۴/۵۳، ۴/۵۴، ۴/۵۵، ۴/۵۶، ۴/۵۷، ۴/۵۸، ۴/۵۹، ۴/۶۰، ۴/۶۱، ۴/۶۲، ۴/۶۳، ۴/۶۴، ۴/۶۵، ۴/۶۶، ۴/۶۷، ۴/۶۸، ۴/۶۹، ۴/۷۰، ۴/۷۱، ۴/۷۲، ۴/۷۳، ۴/۷۴، ۴/۷۵، ۴/۷۶، ۴/۷۷، ۴/۷۸، ۴/۷۹، ۴/۸۰، ۴/۸۱، ۴/۸۲، ۴/۸۳، ۴/۸۴، ۴/۸۵، ۴/۸۶، ۴/۸۷، ۴/۸۸، ۴/۸۹، ۴/۹۰، ۴/۹۱، ۴/۹۲، ۴/۹۳، ۴/۹۴، ۴/۹۵، ۴/۹۶، ۴/۹۷، ۴/۹۸، ۴/۹۹، ۴/۱۰۰، ۴/۱۰۱، ۴/۱۰۲، ۴/۱۰۳، ۴/۱۰۴، ۴/۱۰۵، ۴/۱۰۶، ۴/۱۰۷، ۴/۱۰۸، ۴/۱۰۹، ۴/۱۱۰، ۴/۱۱۱، ۴/۱۱۲، ۴/۱۱۳، ۴/۱۱۴، ۴/۱۱۵، ۴/۱۱۶، ۴/۱۱۷، ۴/۱۱۸، ۴/۱۱۹، ۴/۱۲۰، ۴/۱۲۱، ۴/۱۲۲، ۴/۱۲۳، ۴/۱۲۴، ۴/۱۲۵، ۴/۱۲۶، ۴/۱۲۷، ۴/۱۲۸، ۴/۱۲۹، ۴/۱۳۰، ۴/۱۳۱، ۴/۱۳۲، ۴/۱۳۳، ۴/۱۳۴، ۴/۱۳۵، ۴/۱۳۶، ۴/۱۳۷، ۴/۱۳۸، ۴/۱۳۹، ۴/۱۴۰، ۴/۱۴۱، ۴/۱۴۲، ۴/۱۴۳، ۴/۱۴۴، ۴/۱۴۵، ۴/۱۴۶، ۴/۱۴۷، ۴/۱۴۸، ۴/۱۴۹، ۴/۱۵۰، ۴/۱۵۱، ۴/۱۵۲، ۴/۱۵۳، ۴/۱۵۴، ۴/۱۵۵، ۴/۱۵۶، ۴/۱۵۷، ۴/۱۵۸، ۴/۱۵۹، ۴/۱۶۰، ۴/۱۶۱، ۴/۱۶۲، ۴/۱۶۳، ۴/۱۶۴، ۴/۱۶۵، ۴/۱۶۶، ۴/۱۶۷، ۴/۱۶۸، ۴/۱۶۹، ۴/۱۷۰، ۴/۱۷۱، ۴/۱۷۲، ۴/۱۷۳، ۴/۱۷۴، ۴/۱۷۵، ۴/۱۷۶، ۴/۱۷۷، ۴/۱۷۸، ۴/۱۷۹، ۴/۱۸۰، ۴/۱۸۱، ۴/۱۸۲، ۴/۱۸۳، ۴/۱۸۴، ۴/۱۸۵، ۴/۱۸۶، ۴/۱۸۷، ۴/۱۸۸، ۴/۱۸۹، ۴/۱۹۰، ۴/۱۹۱، ۴/۱۹۲، ۴/۱۹۳، ۴/۱۹۴، ۴/۱۹۵، ۴/۱۹۶، ۴/۱۹۷، ۴/۱۹۸، ۴/۱۹۹، ۴/۲۰۰، ۴/۲۰۱، ۴/۲۰۲، ۴/۲۰۳، ۴/۲۰۴، ۴/۲۰۵، ۴/۲۰۶، ۴/۲۰۷، ۴/۲۰۸، ۴/۲۰۹، ۴/۲۱۰، ۴/۲۱۱، ۴/۲۱۲، ۴/۲۱۳، ۴/۲۱۴، ۴/۲۱۵، ۴/۲۱۶، ۴/۲۱۷، ۴/۲۱۸، ۴/۲۱۹، ۴/۲۲۰، ۴/۲۲۱، ۴/۲۲۲، ۴/۲۲۳، ۴/۲۲۴، ۴/۲۲۵، ۴/۲۲۶، ۴/۲۲۷، ۴/۲۲۸، ۴/۲۲۹، ۴/۲۳۰، ۴/۲۳۱، ۴/۲۳۲، ۴/۲۳۳، ۴/۲۳۴، ۴/۲۳۵، ۴/۲۳۶، ۴/۲۳۷، ۴/۲۳۸، ۴/۲۳۹، ۴/۲۴۰، ۴/۲۴۱، ۴/۲۴۲، ۴/۲۴۳، ۴/۲۴۴، ۴/۲۴۵، ۴/۲۴۶، ۴/۲۴۷، ۴/۲۴۸، ۴/۲۴۹، ۴/۲۵۰، ۴/۲۵۱، ۴/۲۵۲، ۴/۲۵۳، ۴/۲۵۴، ۴/۲۵۵، ۴/۲۵۶، ۴/۲۵۷، ۴/۲۵۸، ۴/۲۵۹، ۴/۲۶۰، ۴/۲۶۱، ۴/۲۶۲، ۴/۲۶۳، ۴/۲۶۴، ۴/۲۶۵، ۴/۲۶۶، ۴/۲۶۷، ۴/۲۶۸، ۴/۲۶۹، ۴/۲۷۰، ۴/۲۷۱، ۴/۲۷۲، ۴/۲۷۳، ۴/۲۷۴، ۴/۲۷۵، ۴/۲۷۶، ۴/۲۷۷، ۴/۲۷۸، ۴/۲۷۹، ۴/۲۸۰، ۴/۲۸۱، ۴/۲۸۲، ۴/۲۸۳، ۴/۲۸۴، ۴/۲۸۵، ۴/۲۸۶، ۴/۲۸۷، ۴/۲۸۸، ۴/۲۸۹، ۴/۲۹۰، ۴/۲۹۱، ۴/۲۹۲، ۴/۲۹۳، ۴/۲۹۴، ۴/۲۹۵، ۴/۲۹۶، ۴/۲۹۷، ۴/۲۹۸، ۴/۲۹۹، ۴/۳۰۰، ۴/۳۰۱، ۴/۳۰۲، ۴/۳۰۳، ۴/۳۰۴، ۴/۳۰۵، ۴/۳۰۶، ۴/۳۰۷، ۴/۳۰۸، ۴/۳۰۹، ۴/۳۱۰، ۴/۳۱۱، ۴/۳۱۲، ۴/۳۱۳، ۴/۳۱۴، ۴/۳۱۵، ۴/۳۱۶، ۴/۳۱۷، ۴/۳۱۸، ۴/۳۱۹، ۴/۳۲۰، ۴/۳۲۱، ۴/۳۲۲، ۴/۳۲۳، ۴/۳۲۴، ۴/۳۲۵، ۴/۳۲۶، ۴/۳۲۷، ۴/۳۲۸، ۴/۳۲۹، ۴/۳۳۰، ۴/۳۳۱، ۴/۳۳۲، ۴/۳۳۳، ۴/۳۳۴، ۴/۳۳۵، ۴/۳۳۶، ۴/۳۳۷، ۴/۳۳۸، ۴/۳۳۹، ۴/۳۴۰، ۴/۳۴۱، ۴/۳۴۲، ۴/۳۴۳، ۴/۳۴۴، ۴/۳۴۵، ۴/۳۴۶، ۴/۳۴۷، ۴/۳۴۸، ۴/۳۴۹، ۴/۳۵۰، ۴/۳۵۱، ۴/۳۵۲، ۴/۳۵۳، ۴/۳۵۴، ۴/۳۵۵، ۴/۳۵۶، ۴/۳۵۷، ۴/۳۵۸، ۴/۳۵۹، ۴/۳۶۰، ۴/۳۶۱، ۴/۳۶۲، ۴/۳۶۳، ۴/۳۶۴، ۴/۳۶۵، ۴/۳۶۶، ۴/۳۶۷، ۴/۳۶۸، ۴/۳۶۹، ۴/۳۷۰، ۴/۳۷۱، ۴/۳۷۲، ۴/۳۷۳، ۴/۳۷۴، ۴/۳۷۵، ۴/۳۷۶، ۴/۳۷۷، ۴/۳۷۸، ۴/۳۷۹، ۴/۳۸۰، ۴/۳۸۱، ۴/۳۸۲، ۴/۳۸۳، ۴/۳۸۴، ۴/۳۸۵، ۴/۳۸۶، ۴/۳۸۷، ۴/۳۸۸، ۴/۳۸۹، ۴/۳۹۰، ۴/۳۹۱، ۴/۳۹۲، ۴/۳۹۳، ۴/۳۹۴، ۴/۳۹۵، ۴/۳۹۶، ۴/۳۹۷، ۴/۳۹۸، ۴/۳۹۹، ۴/۴۰۰، ۴/۴۰۱، ۴/۴۰۲، ۴/۴۰۳، ۴/۴۰۴، ۴/۴۰۵، ۴/۴۰۶، ۴/۴۰۷، ۴/۴۰۸، ۴/۴۰۹، ۴/۴۱۰، ۴/۴۱۱، ۴/۴۱۲، ۴/۴۱۳، ۴/۴۱۴، ۴/۴۱۵، ۴/۴۱۶، ۴/۴۱۷، ۴/۴۱۸، ۴/۴۱۹، ۴/۴۲۰، ۴/۴۲۱، ۴/۴۲۲، ۴/۴۲۳، ۴/۴۲۴، ۴/۴۲۵، ۴/۴۲۶، ۴/۴۲۷، ۴/۴۲۸، ۴/۴۲۹، ۴/۴۳۰، ۴/۴۳۱، ۴/۴۳۲، ۴/۴۳۳، ۴/۴۳۴، ۴/۴۳۵، ۴/۴۳۶، ۴/۴۳۷، ۴/۴۳۸، ۴/۴۳۹، ۴/۴۴۰، ۴/۴۴۱، ۴/۴۴۲، ۴/۴۴۳، ۴/۴۴۴، ۴/۴۴۵، ۴/۴۴۶، ۴/۴۴۷، ۴/۴۴۸، ۴/۴۴۹، ۴/۴۵۰، ۴/۴۵۱، ۴/۴۵۲، ۴/۴۵۳، ۴/۴۵۴، ۴/۴۵۵، ۴/۴۵۶، ۴/۴۵۷، ۴/۴۵۸، ۴/۴۵۹، ۴/۴۶۰، ۴/۴۶۱، ۴/۴۶۲، ۴/۴۶۳، ۴/۴۶۴، ۴/۴۶۵، ۴/۴۶۶، ۴/۴۶۷، ۴/۴۶۸، ۴/۴۶۹، ۴/۴۷۰، ۴/۴۷۱، ۴/۴۷۲، ۴/۴۷۳، ۴/۴۷۴، ۴/۴۷۵، ۴/۴۷۶، ۴/۴۷۷، ۴/۴۷۸، ۴/۴۷۹، ۴/۴۸۰، ۴/۴۸۱، ۴/۴۸۲، ۴/۴۸۳، ۴/۴۸۴، ۴/۴۸۵، ۴/۴۸۶، ۴/۴۸۷، ۴/۴۸۸، ۴/۴۸۹، ۴/۴۹۰، ۴/۴۹۱، ۴/۴۹۲، ۴/۴۹۳، ۴/۴۹۴، ۴/۴۹۵، ۴/۴۹۶، ۴/۴۹۷، ۴/۴۹۸، ۴/۴۹۹، ۴/۵۰۰، ۴/۵۰۱، ۴/۵۰۲، ۴/۵۰۳، ۴/۵۰۴، ۴/۵۰۵، ۴/۵۰۶، ۴/۵۰۷، ۴/۵۰۸، ۴/۵۰۹، ۴/۵۱۰، ۴/۵۱۱، ۴/۵۱۲، ۴/۵۱۳، ۴/۵۱۴، ۴/۵۱۵، ۴/۵۱۶، ۴/۵۱۷، ۴/۵۱۸، ۴/۵۱۹، ۴/۵۲۰، ۴/۵۲۱، ۴/۵۲۲، ۴/۵۲۳، ۴/۵۲۴، ۴/۵۲۵، ۴/۵۲۶، ۴/۵۲۷، ۴/۵۲۸، ۴/۵۲۹، ۴/۵۳۰، ۴/۵۳۱، ۴/۵۳۲، ۴/۵۳۳، ۴/۵۳۴، ۴/۵۳۵، ۴/۵۳۶، ۴/۵۳۷، ۴/۵۳۸، ۴/۵۳۹، ۴/۵۴۰، ۴/۵۴۱، ۴/۵۴۲، ۴/۵۴۳، ۴/۵۴۴، ۴/۵۴۵، ۴/۵۴۶، ۴/۵۴۷، ۴/۵۴۸، ۴/۵۴۹، ۴/۵۵۰، ۴/۵۵۱، ۴/۵۵۲، ۴/۵۵۳، ۴/۵۵۴، ۴/۵۵۵، ۴/۵۵۶، ۴/۵۵۷، ۴/۵۵۸، ۴/۵۵۹، ۴/۵۶۰، ۴/۵۶۱، ۴/۵۶۲، ۴/۵۶۳، ۴/۵۶۴، ۴/۵۶۵، ۴/۵۶۶، ۴/۵۶۷، ۴/۵۶۸، ۴/۵۶۹، ۴/۵۷۰، ۴/۵۷۱، ۴/۵۷۲، ۴/۵۷۳، ۴/۵۷۴، ۴/۵۷۵، ۴/۵۷۶، ۴/۵۷۷، ۴/۵۷۸، ۴/۵۷۹، ۴/۵۸۰، ۴/۵۸۱، ۴/۵۸۲، ۴/۵۸۳، ۴/۵۸۴، ۴/۵۸۵، ۴/۵۸۶، ۴/۵۸۷، ۴/۵۸۸، ۴/۵۸۹، ۴/۵۹۰، ۴/۵۹۱، ۴/۵۹۲، ۴/۵۹۳، ۴/۵۹۴، ۴/۵۹۵، ۴/۵۹۶، ۴/۵۹۷، ۴/۵۹۸، ۴/۵۹۹، ۴/۶۰۰، ۴/۶۰۱، ۴/۶۰۲، ۴/۶۰۳، ۴/۶۰۴، ۴/۶۰۵، ۴/۶۰۶، ۴/۶۰۷، ۴/۶۰۸، ۴/۶۰۹، ۴/۶۱۰، ۴/۶۱۱، ۴/۶۱۲، ۴/۶۱۳، ۴/۶۱۴، ۴/۶۱۵، ۴/۶۱۶، ۴/۶۱۷، ۴/۶۱۸، ۴/۶۱۹، ۴/۶۲۰، ۴/۶۲۱، ۴/۶۲۲، ۴/۶۲۳، ۴/۶۲۴، ۴/۶۲۵، ۴/۶۲۶، ۴/۶۲۷، ۴/۶۲۸، ۴/۶۲۹، ۴/۶۳۰، ۴/۶۳۱، ۴/۶۳۲، ۴/۶۳۳، ۴/۶۳۴، ۴/۶۳۵، ۴/۶۳۶، ۴/۶۳۷، ۴/۶۳۸، ۴/۶۳۹، ۴/۶۴۰، ۴/۶۴۱، ۴/۶۴۲، ۴/۶۴۳، ۴/۶۴۴، ۴/۶۴۵، ۴/۶۴۶، ۴/۶۴۷، ۴/۶۴۸، ۴/۶۴۹، ۴/۶۵۰، ۴/۶۵۱، ۴/۶۵۲، ۴/۶۵۳، ۴/۶۵۴، ۴/۶۵۵، ۴/۶۵۶، ۴/۶۵۷، ۴/۶۵۸، ۴/۶۵۹، ۴/۶۶۰، ۴/۶۶۱، ۴/۶۶۲، ۴/۶۶۳، ۴/۶۶۴، ۴/۶۶۵، ۴/۶۶۶، ۴/۶۶۷، ۴/۶۶۸، ۴/۶۶۹، ۴/۶۷۰، ۴/۶۷۱، ۴/۶۷۲، ۴/۶۷۳، ۴/۶۷۴، ۴/۶۷۵، ۴/۶۷۶، ۴/۶۷۷، ۴/۶۷۸، ۴/۶۷۹، ۴/۶۸۰، ۴/۶۸۱، ۴/۶۸۲، ۴/۶۸۳، ۴/۶۸۴، ۴/۶۸۵، ۴/۶۸۶، ۴/۶۸۷، ۴/۶۸۸، ۴/۶۸۹، ۴/۶۹۰، ۴/۶۹۱، ۴/۶۹۲، ۴/۶۹۳، ۴/۶۹۴، ۴/۶۹۵، ۴/۶۹۶، ۴/۶۹۷، ۴/۶۹۸، ۴/۶۹۹، ۴/۷۰۰، ۴/۷۰۱، ۴/۷۰۲، ۴/۷۰۳، ۴/۷۰۴، ۴/۷۰۵، ۴/۷۰۶، ۴/۷۰۷، ۴/۷۰۸، ۴/۷۰۹، ۴/۷۱۰، ۴/۷۱۱، ۴/۷۱۲، ۴/۷۱۳، ۴/۷۱۴، ۴/۷۱۵، ۴/۷۱۶، ۴/۷۱۷، ۴/۷۱۸، ۴/۷۱۹، ۴/۷۲۰، ۴/۷۲۱، ۴/۷۲۲، ۴/۷۲۳، ۴/۷۲۴، ۴/۷۲۵، ۴/۷۲۶، ۴/۷۲۷، ۴/۷۲۸، ۴/۷۲۹، ۴/۷۳۰، ۴/۷۳۱، ۴/۷۳۲، ۴/۷۳۳، ۴/۷۳۴، ۴/۷۳۵، ۴/۷۳۶، ۴/۷۳۷، ۴/۷۳۸، ۴/۷۳۹، ۴/۷۴۰، ۴/۷۴۱، ۴/۷۴۲، ۴/۷۴۳، ۴/۷۴۴، ۴/۷۴۵، ۴/۷۴۶، ۴/۷۴۷، ۴/۷۴۸، ۴/۷۴۹، ۴/۷۵۰، ۴/۷۵۱، ۴/۷۵۲، ۴/۷۵۳، ۴/۷۵۴، ۴/۷۵۵، ۴/۷۵۶، ۴/۷۵۷، ۴/۷۵۸، ۴/۷۵۹، ۴/۷۶۰، ۴/۷۶۱، ۴/۷۶۲، ۴/۷۶۳، ۴/۷۶۴، ۴/۷۶۵، ۴/۷۶۶، ۴/۷۶۷، ۴/۷۶۸، ۴/۷۶۹، ۴/۷۷۰، ۴/۷۷۱، ۴/۷۷۲، ۴/۷۷۳، ۴/۷۷۴، ۴/۷۷۵، ۴/۷۷۶، ۴/۷۷۷، ۴/۷۷۸، ۴/۷۷۹، ۴/۷۸۰، ۴/۷۸۱، ۴/۷۸۲، ۴/۷۸۳، ۴/۷۸۴، ۴/۷۸۵، ۴/۷۸۶، ۴/۷۸۷، ۴/۷۸۸، ۴/۷۸۹، ۴/۷۹۰، ۴/۷۹۱، ۴/۷۹۲، ۴/۷۹۳، ۴/۷۹۴، ۴/۷۹۵، ۴/۷۹۶، ۴/۷۹۷، ۴/۷۹۸، ۴/۷۹۹، ۴/۸۰۰، ۴/۸۰۱، ۴/۸۰۲، ۴/۸۰۳، ۴/۸۰۴، ۴/۸۰۵، ۴/۸۰۶، ۴/۸۰۷، ۴/۸۰۸، ۴/۸۰۹، ۴/۸۱۰، ۴/۸۱۱، ۴/۸۱۲، ۴/۸۱۳، ۴/۸۱۴، ۴/۸۱۵، ۴/۸۱۶، ۴/۸۱۷، ۴/۸۱۸، ۴/۸۱۹، ۴/۸۲۰، ۴/۸۲۱، ۴/۸۲۲، ۴/۸۲۳، ۴/۸۲۴، ۴/۸۲۵، ۴/۸۲۶، ۴/۸۲۷، ۴/۸۲۸، ۴/۸۲۹، ۴/۸۳۰، ۴/۸۳۱، ۴/۸۳۲، ۴/۸۳۳، ۴/۸۳۴، ۴/۸۳۵، ۴/۸۳۶، ۴/۸۳۷، ۴/۸۳۸، ۴/۸۳۹، ۴/۸۴۰، ۴/۸۴۱، ۴/۸۴۲، ۴/۸۴۳، ۴/۸۴۴، ۴/۸۴۵، ۴/۸۴۶، ۴/۸۴۷، ۴/۸۴۸، ۴/۸۴۹، ۴/۸۵۰، ۴/۸۵۱، ۴/۸۵۲، ۴/۸۵۳، ۴/۸۵۴، ۴/۸۵۵، ۴/۸۵۶، ۴/۸۵۷، ۴/۸۵۸، ۴/۸۵۹، ۴/۸۶۰، ۴/۸۶۱، ۴/۸۶۲، ۴/۸۶۳، ۴/۸۶۴، ۴/۸۶۵، ۴/۸۶۶، ۴/۸۶۷، ۴/۸۶۸، ۴/۸۶۹، ۴/۸۷۰، ۴/۸۷۱، ۴/۸۷۲، ۴/۸۷۳، ۴/۸۷۴، ۴/۸۷۵، ۴/۸۷۶، ۴/۸۷۷، ۴/۸۷۸، ۴/۸۷۹، ۴/۸۸۰، ۴/۸۸۱، ۴/۸۸۲، ۴/۸۸۳، ۴/۸۸۴، ۴/۸۸۵، ۴/۸۸۶، ۴/۸۸۷، ۴/۸۸۸، ۴/۸۸۹، ۴/۸۹۰، ۴/۸۹۱، ۴/۸۹۲، ۴/۸۹۳، ۴/۸۹۴، ۴/۸۹۵، ۴/۸۹۶، ۴/۸۹۷، ۴/۸۹۸، ۴/۸۹۹، ۴/۹۰۰، ۴/۹۰۱، ۴/۹۰۲، ۴/۹۰۳، ۴/۹۰۴، ۴/۹۰۵، ۴/۹۰۶، ۴/۹۰۷، ۴/۹۰۸، ۴/۹۰۹، ۴/۹۱۰، ۴/۹۱۱، ۴/۹۱۲، ۴/۹۱۳، ۴/۹۱۴، ۴/۹۱۵، ۴/۹۱۶، ۴/۹۱۷، ۴/۹۱۸، ۴/۹۱۹، ۴/۹۲۰، ۴/۹۲۱، ۴/۹۲۲، ۴/۹۲۳، ۴/۹۲۴، ۴/۹۲۵، ۴/۹۲۶، ۴/۹۲۷، ۴/۹۲۸، ۴/۹۲۹، ۴/۹۳۰، ۴/۹۳۱، ۴/۹۳۲، ۴/۹۳۳، ۴/۹۳۴، ۴/۹۳۵، ۴/۹۳۶، ۴/۹۳۷، ۴/۹۳۸، ۴/۹۳۹، ۴/۹۴۰، ۴/۹۴۱، ۴/۹۴۲، ۴/۹۴۳، ۴/۹۴۴، ۴/۹۴۵، ۴/۹۴۶، ۴/۹۴۷، ۴/۹۴۸، ۴/۹۴۹، ۴/۹۵۰، ۴/۹۵۱، ۴/۹۵۲، ۴/۹۵۳، ۴/۹۵۴، ۴/۹۵۵، ۴/۹۵۶، ۴/۹۵۷، ۴/۹۵۸، ۴/۹۵۹، ۴/۹۶۰، ۴/۹۶۱، ۴/۹۶۲، ۴/۹۶۳، ۴/۹۶۴، ۴/۹۶۵، ۴/۹۶۶، ۴/۹۶۷، ۴/۹۶۸، ۴/۹۶۹، ۴/۹۷۰، ۴/۹۷۱، ۴/۹۷۲، ۴/۹۷۳، ۴/۹۷۴، ۴/۹۷۵، ۴/۹۷۶، ۴/۹۷۷، ۴/۹۷۸، ۴/۹۷۹، ۴/۹۸۰، ۴/۹۸۱، ۴/۹۸۲، ۴/۹۸۳، ۴/۹۸۴، ۴/۹۸۵، ۴/۹۸۶، ۴/۹۸۷، ۴/۹۸۸، ۴/۹۸۹، ۴/۹۹۰، ۴/۹۹۱، ۴/۹۹۲، ۴/۹۹۳، ۴/۹۹۴، ۴/۹۹۵، ۴/۹۹۶، ۴/۹۹۷، ۴/۹۹۸، ۴/۹۹۹، ۴/۱۰۰۰، ۴/۱۰۰۱، ۴/۱۰۰۲، ۴/۱۰۰۳، ۴/۱۰۰۴، ۴/۱۰۰۵، ۴/۱۰۰۶، ۴/۱۰۰۷، ۴/۱۰۰۸، ۴/۱۰۰۹، ۴/۱۰۱۰، ۴/۱۰۱۱، ۴/۱۰۱۲، ۴/۱۰۱۳، ۴/۱۰۱۴، ۴/۱۰۱۵، ۴/۱۰۱۶، ۴/۱۰۱۷، ۴/۱۰۱۸، ۴/۱۰۱۹، ۴/۱۰۲۰، ۴/۱۰۲۱، ۴/۱۰۲۲، ۴/۱۰۲۳، ۴/۱۰۲۴، ۴/۱۰۲۵، ۴/۱۰۲۶، ۴/۱۰۲۷، ۴/۱۰۲۸، ۴/۱۰۲۹، ۴/۱۰۳۰، ۴/۱۰۳۱، ۴/۱۰۳۲، ۴/۱۰۳۳، ۴/۱۰۳۴، ۴/۱۰۳۵، ۴/۱۰۳۶، ۴/۱۰۳۷، ۴/۱۰۳۸، ۴/۱۰۳۹، ۴/۱۰۴۰، ۴/۱۰۴۱، ۴/۱۰۴۲، ۴/۱۰۴۳، ۴/۱۰۴۴، ۴/۱۰۴۵، ۴/۱۰۴۶، ۴/۱۰۴۷، ۴/۱۰۴۸، ۴/۱۰۴۹، ۴/۱۰۵۰، ۴/۱۰۵۱، ۴/۱۰۵۲، ۴/۱۰۵۳، ۴/۱۰۵۴، ۴/۱۰۵

بلاذری میں حوالہ آتا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مطعم بن عدی نوفلی کے اس احسان کو شکرگزاری کے ساتھ یاد رکھا۔ اس کی تشریح امام بخاری کی روایت کردہ حدیث میں ملتی ہے۔ اسیران بدر جب مدینہ لائے گئے اور ان کی قسمت کا فیصلہ ہونے والا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ”اگر مطعم بن عدی زندہ ہوتے اور وہ ان قیدیوں کے بارے میں مجھ سے بات کرتے تو ان کی خاطر ان سب کو چھوڑ دیتا“ ”لو کان المطعم بن عدی حیثاً ثم کلمتني في هولااء النبتي لتركتهم له“۔ امام زہری نے یہ حدیث مطعم بن عدی کے پوتے محمد کی سند سے بیان کی ہے جن کے والد ماجد حضرت جبیر مطعم کے فرزند اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے اور اس حدیث کے اصل راوی وہی ہیں کہ واقعہ جوار کے عینی شاہد اور شریک تھے۔ اگرچہ وہ بعد میں صلح حدیبیہ کے بعد اسلام لائے جیسا کہ حافظ ابن حجر نے اصابع میں بیان کیا ہے۔ ان کے خاکہ میں مطعم بن عدی کے جوار دینے کے احسان کا بھی اسی ضمن میں ذکر ہے۔

مطعم بن عدی نوفلی عبدمنافی کا بزید پس منظر بھی اس جوار کی اہمیت کو زیادہ اجاگر اور زیادہ واضح کرتا ہے۔ وہ اسلام کے منکر ضرور تھے لیکن ایذا نبوی میں دوسروں کا ساتھ کبھی نہیں دیا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حمایت و نصرت میں وہ نبوہاشم اور نبو مطلب کے ساتھ شریک اور ان کے حلیف رہے تھے۔ اسی بنا پر انھوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جوار دی تھی اور قریش کے سماجی مقاطعہ کے زمانے میں وہ خاندان بنو عبدمناف کے تیسرے حامی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ روایات کے مطابق انھوں نے مقاطعہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور نبوہاشم کے متعلق لکھی دستاویز (صحیفہ) کو منسوخ کرنے میں بڑا اکلیدی کردار ادا کیا تھا۔ غزوہ بدر سے چند ماہ قبل ۶۲۳ء میں مطعم بن عدی کا انتقال بجاوگہ سال کی عمر میں ہوا اور وہ حجون میں مدفون ہوئے۔ اس سے اہم بات یہ ہے کہ ان کے انتقال پر سال بھر تک نوے ہوتے رہے اور بہت سے شعرا نے مرثیے کہے۔

۱۵۔ صحیح بخاری، کتاب الغازی، باب ۱۷، بدون ترجمہ

۱۶۔ اصابع نمبر ۱۰۹۱؛ اسد الغابہ ترجمہ جبیر۔

۱۷۔ بلاذری ۱۵۳/۱۔



حافظ ابن حجر اور ابن ہشام وغیرہ کی صراحت کے مطابق حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے بھی ان کی وفات پر مرثیہ کہا تھا جس میں ان کے اس احسانِ جوار کا بھرپور ذکر و اعتراف کیا گیا تھا۔ یہ بحث ذرا مفصل بیان کی گئی تاکہ جوار کا قبائلی نظام تحفظ میں مقام و اثر واضح ہو جائے اور یہ بھی معلوم ہو جائے کہ عربوں کی سماجی زندگی میں اس کے دیرپا اثرات رہتے تھے اور انسانی رشتوں کو دینی اختلاف کے باوجود بہتر اور تابندہ تر بناتے تھے۔

## جوار دینے والوں کا سماجی رویہ

قریشی اکابر نے عرب شہامت و شجاعت کی روایات کی پاسداری میں اور خون کے رشتہ و قرابت کی خاطر مختلف مسلمانوں کو اپنی جوار میں اس وقت لے لیا تھا جب ان کے اپنے خاندان والوں کے ہاتھوں ان کی زندگی اجیرن تھی۔ جوار دینے میں ان اکابر کے کو دو طرح کے مسائل کا سامنا تھا: ایک یہ کہ وہ بیشتر اسلام کے دشمن تھے، خواہ ان میں سے بعض کی دشمنی محض استہزاء یا انکار تک محدود رہی ہو، مگر بعض بعض تو سخت موذی اور مسلمانوں کے حق میں ظالم و جاہل رہے تھے۔ دوسرے یہ کہ ان کا طرز عمل عام سماجی رویے کے محاصمانہ اظہار اور معاندانہ روش کے برخلاف اور اپنی نفسیاتی کیفیات کے منافی تھا۔ وہ قریشی دین کے مخالفوں اور اسلام کے نام لیواؤں کو جوار فراہم کر رہے تھے جو ان کے صدیوں کے مسئلہ و متفقہ سماجی نظام کے خلاف ایک نیا نظام معاشرت قائم کرنا چاہتے تھے اور جو ان کے قومی اور ذاتی مفادات کے یقیناً خلاف تھا۔ ان کے سماجی رویے میں تضاد و تصادم کا تجزیہ بعض اہم سماجی، دینی اور سیاسی نکات کو سامنے لائے گا۔

سب سے پہلے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جوار فراہم کرنے والے قریشی محسن — مطعم بن عدی نوفلی — کا ذکر۔ وہ منکر اسلام تھے لیکن موذی نہ تھے، بلکہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قبائلی اور خاندانی روایات اور تعلق کی بنا پر کسی حد تک حامی و ناصر تھے لیکن وہ اور ان کے چاروں بیٹے اسلام کے اس وقت دشمن تھے جب وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی محافظت کر رہے تھے اور ان کا ایک چچا طعیمہ بن عدی نوفلی تو

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا سخت جانی دشمن اور موذی تھا وہ جنگ بدر میں گرفتار ہوا اور بطور جنگلی قیدی قتل کیا گیا کہ اس نے اسلام کے خلاف جنگ بھڑکانے میں کلیدی کردار ادا کیا تھا۔ لیکن خاندانی عہد کے مطابق وہ بھی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی محافظت و حمایت کے لیے مجبور تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف کچھ نہ کر سکتا تھا۔ مطعم بن عدی نوفلی کے فرزندوں نے اسلام کے بارے میں مخالفت کا رویہ اختیار کیے رکھا، اگرچہ عداوت و دشمنی کا نہیں تھا۔ ان میں سے بعض نے بہت تاخیر سے اسلام قبول کیا جسے کہ حضرت جبرین مطعم کا ذکر آچکا کہ وہ صلح حدیبیہ کے بعد کے مسلم تھے یہ

حضرت عثمان بن عفان اموی کو جو اردینے والے مکہ و قریش کے عظیم ترین شیوخ میں تھے۔ ابواحیم سعید بن العاص بنو امیہ کے دوسرے خاندان سے تعلق رکھتے تھے اور مکہ کے ان سادات میں تھے کہ جس دن وہ امامہ باندھ لیتے ان کے اعزاز میں کوئی اس دن پگڑی نہیں باندھتا تھا۔ وہ اسلام اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نرم دل مخالف بتائے جاتے ہیں۔ لیکن ان کا رویہ اپنے مسلمان فرزندوں۔ حضرات خالد بن سعید و عمر بن سعید کے بارے میں سخت جاہلانہ ہی رہا۔ انھوں نے اپنے بیٹوں کو اسلام قبول کرنے کی پاداش میں گھر میں قید رکھا اور ان پر دانہ پانی بھی بند کر دیا تا کہ وہ آبائی دین پر واپس آجائیں۔ مسلم فرزند ان نے باپ کی قید سے نکل کر حبشہ کو ہجرت کی جہاں انھیں غیر کی پناہ ملی۔ وہ اپنے باپ کی مخالفت اسلام کے سبب مکہ واپس نہیں ہوئے اور مدتوں بعد مدینہ منورہ پہنچے۔ ابواحیم سعید اموی کا غم و غصہ اور اندوہ اتنا شدید تھا کہ مکہ مکرمہ کا قیام ترک کر کے نظربینہ نامی مقام پر جہاں ان کی جائداد تھی قیام کیا اور وہیں ان کا انتقال ۶۲۳ھ میں بحر نوے سال ہوا تھا۔ ۳۹

۱۹۷-۲۰۰: واما مطعم بن عدی، فكان من حلفاء قریش وساداتہم

.... وطمعیۃ قتل یوم بدر کافراً... ابن ہشام ۲/۳۵۷؛ بلاذری ۱/۲۹۷ نیز ۱۵۳۰، ۱۵۴، ۱۵۵، ۲۲۵،

۲۳۵، ۲۹۲، ۲۹۶۔ وما بعد صفحات

۳۵۰ نیری، ۲۱۰، ابن خزم، جہرۃ انساب العرب، ۱۰۷: مطعم کے فرزندوں کا ذکر بالعموم نہیں ملتا، سوائے حضرت جبرین مطعم کے

۳۵ ابن سعد ۴/۹۵-۹۶، ۱۰۰-۱۰۱؛ ابن ہشام؛ بلاذری کے مذکورہ حوالے بلاذری ۱۳۳/۱، ۱۳۲-۱۳۱، ۱۳۲

ایک بڑا مکی سردار امیہ بن خلف بھی تھا جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، مسلمانوں اور اسلام کا سخت دشمن تھا۔ دلچسپ بات ہے کہ اسی دشمن اسلام نے مکہ و قریش کے ایک سرب سے بڑے سردار عتبہ بن ربیعہ بن عبد شمس کے فرزند حضرت ابوحنیفہ کو پناہ دی تھی، جب کہ وہ اپنے چچا عزیز حضرت عثمان بن مظعون کے لیے بلائے بے درماں تھا اور مکہ و مسلمانوں حضرت بلال وغیرہ کے لیے قہر قریشی پہلے عتبہ اگرچہ اسلام کے مخالف تھے، لیکن دشمن و معاند نہ تھے بلکہ سہمدردی کا رویہ رکھتے تھے اور قریش کو قتل کا مشورہ دیتے رہتے تھے غزوہ بدر سے قبل عتبہ ان لوگوں میں شامل تھے جنہوں نے جنگ ماننے کی کوشش کی تھی، لیکن ابو جہل مخزومی کے طعن پر سب سے پہلے اڑے تھے، مگر اپنے عزیز فرزند ابوحنیفہ کا قبول اسلام برداشت نہ کر سکے اور ان کو خانہ زانی حمایت اور باپ کی حفاظت سے محرومی کی بنا پر حبشہ، بھرت کرنی پڑی اور جیب وہ کچھ مدت بعد مکہ مکرمہ واپس ہونے تو باپ کی حفاظت نہ ملی اور ان کو ایک شدید جانی دشمن اسلام کی جوار حاصل کرنی پڑی۔ امیہ بن خلف بھی غزوہ بدر میں مارا گیا اور عتبہ بن ربیعہ بھی۔ ان دونوں کا سماجی رویہ خاصا دلچسپ تھا۔ امیہ بن خلف بھی کے خاندان نبوت جمع میں اسلام نے سب سے زیادہ کامیابی شروع میں حاصل کی تھی اور ان کے پیروں افراد نے اسلام قبول کر لیا تھا۔ امیہ بن خلف کی اسلام دشمنی کا ایک سبب یہ بھی ہو سکتا ہے۔

نضر بن حارث بن کلدۃ عبدری بنو عبد الدار کا غالباً سب سے بڑا سردار اور شیخ تھا اور ابو قانہ کنیت رکھتا تھا۔ وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے جانی دشمنوں میں سرفہرست تھا۔ اس کی اسلام دشمنی اور رسول کی عداوت کی کوئی حد نہ تھی۔ وہ صاحب احادیث و قصص تھا اور اسلام پر نظریاتی حملے اور فکری اعتراض کرنا تھا۔ غزوہ بدر میں قید ہوا اور بطور قیدی جرم قتل کیا گیا۔

۱۔ ابن ہشام ۱/۳۴۰، ۳۵۵ وغیرہ۔

۲۔ ابن ہشام ۱/۲۶۹ و ما بعد؛ ۲/۲۵۹، ۲۶۳، ۲۶۵، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸، ۱۵۳۹، ۱۵۴۰، ۱۵۴۱، ۱۵۴۲، ۱۵۴۳، ۱۵۴۴، ۱۵۴۵، ۱۵۴۶، ۱۵۴۷، ۱۵۴۸، ۱۵۴۹، ۱۵۵۰، ۱۵۵۱، ۱۵۵۲، ۱۵۵۳، ۱۵۵۴، ۱۵۵۵، ۱۵۵۶، ۱۵۵۷، ۱۵۵۸، ۱۵۵۹، ۱۵۶۰، ۱۵۶۱، ۱۵۶

وہ اپنے مسلم فرزند حضرت فراس بن نضر عبدری کا سخت دشمن تھا۔ فرزند کو قومی حمایت وغلزانی حفاظت نہیں فراہم کر سکا اور ان کو ہجرت حبشہ پر مجبور کر دیا۔ حضرت فراس اپنے دشمن باپ کی موجودگی میں مکہ واپس نہیں آسکے اور ہجرت مدینہ کے بعد سیدھے مدینہ منورہ پہنچے۔ مگر اسی نضر بن حارث عبدری دشمن اسلام نے حضرت مصعب بن عمیر عبدری کو جو اس میں لے لیا تھا، جب کہ حضرت مصعب کے خاندان والے اور ان کے قریبی اعزہ ان کو خاندانی حمایت نہیں فراہم کر رہے تھے۔

قریش کا ایک اور عظیم سردار اور ملک کا شیخ اسود بن مطلب / بنو عبدالمزی بن قصی بھی اسلام کا دشمن تھا اور اس کا فرزند زعمہ بن اسود بھی۔ دونوں اسلام اور رسولؐ کا مذاق اڑاتے، آپ کے راستے میں کانٹے بچھاتے تھے اور دشمنی کا برملا اظہار کرتے۔ زعمہ بن اسود کا باپ تو نابینا ہونے کے سبب عداوت کا مزید ثبوت دینے سے مجبور ہو گیا، لیکن زعمہ اور اس کے بھائی عقیل نے دشمنی جاری رکھی اور وہ دونوں غزوہ بدر میں حضرات ابوجہانہ اور حمزہؓ وعلی کے ہاتھوں قتل کیے گئے۔ زعمہ ابوحکیم کہلاتا تھا۔ اسے اسی ظالم و دشمن اسلام کے مسلم فرزند حضرت یزید بن زعمہ / عبدالمزی بن قصی کو اس کے گھر میں پناہ نہ مل سکی تھی اور نہ خاندانی حمایت، اور انھیں حبشہ کو ہجرت کرنی پڑی تھی۔ اور وہ اپنے باپ کی زندگی میں مکہ واپس نہیں آسکے کہ حضرت جعفر کے ساتھ سیدھے مدینہ پہنچے تھے۔ لیکن اسی دشمن اسلام اور مخالف فرزند نے حضرت زبیر بن عوام اسد بن قریش کو جو اردے دی تھی جس کے تحت وہ ہجرت مدینہ تک محفوظ رہے۔ حضرت عبدالرحمن بن عوف زہریؓ کو حبشہ سے واپسی پر قریشی سردار اسود بن عبد یفوت زہری نے جو اس فرہام کی یہ دشمن اسلام جو اس کی تعلیمات کا مذاق اڑایا کرتا تھا، ہجرت نبوی کے سال پیاس سے مر گیا اور حجون میں دفن ہوا۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ اسود بن عبد یفوت

۱۔ بلاذری ۲/۲۰۱؛ ابن ہشام ۳۲۷/۱ مہاجرین حبشہ میں، وما بعد؛ ابن سعد ۴/۱۲۲؛ اصابہ و اسد الغابہ میں خاکہ۔

۲۔ بلاذری ۱/۱۴۸-۱۴۹، ۲۲۱-۲۳۵، ۲۳۶-۲۹۲، ۲۹۸ اور ۴۳۲؛ ابن ہشام ۳۱۵ وما بعد

۳۔ ۳۵۷ وغیرہ۔

۴۔ ابن سعد ۴/۱۲۱؛ ابن ہشام ۲/۱۸، شہید حسنین و ما قبل فیہرست مہاجرین حبشہ؛ بلاذری ۲/۲۰۱، نیز اصابہ وغیرہ

۵۔ بلاذری ۱/۱۲۴، ۱۳۱، ۱۳۳، ۱۴۹، ۱۹۹، ۲۰۵، ۲۲۷، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲ اور ۲۳۳ ذکر حضرت مقداد



اثر سے لوگوں کو بچانے کے لیے اسی نے آپ کو ساحر مشہور کرنے کا مشورہ دیا تھا۔ ابو طالب بائیسٹی سے مختلف مواقع پر اسی نے کلام بھی کیا تھا۔ لیکن وہ مفاہمت کا بھی قائل و حامی تھا۔ ہجرت نبوی کے تین ماہ بعد اس نے پچانوے سال کی عمر میں انتقال کیا اور حجوں میں دفن کیا گیا۔ مدتوں اس کے لیے نومرہ بتا رہا۔ ۱۰ھ ولید بن مغیرہ مخزومی نے حضرت عثمان بن مظعون حجی کو حبشہ سے واپسی پر ازراہ غیرت و حمیت اپنی جوار تو دے دی مگر اپنے مسلم فرزند حضرت ولید بن ولید مخزومی کا دشمن ہی بنا رہا کہ وہ بنیادی طور سے منکر اسلام اور اس کا دشمن تھا، اگرچہ حضرت ولید نے بعد میں اسلام قبول کیا تھا۔ غزوہ بدر میں اپنی اسیری کے بعد وہ مسلمان ہوئے اور مکہ مکرمہ میں اپنے بھائیوں کے ہاتھوں قید ہوئے بعد میں ان کے برادرِ اکبر حضرت خالد بن ولید مخزومی نے بڑا مقام امتیاز پیدا کیا، وہ حضرت ولید کے اسلام سے ہی متاثر ہوئے تھے۔ ۱۰ھ

انحس بن شریق ثقفی نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سفرِ طائف سے واپسی کے بعد جوار دینے سے معذرت کر دی تھی اور عذر یہ تراشا تھا کہ حلیف جوار نہیں دیتے تھے جب کہ اس سے قبل ابن الدغنه نے حلیف بنی زہرہ / قریش ہونے کے باوجود حضرت ابو بکر کو جوار دی تھی اور خود چند برس قبل اسی دشمن رسول نے ایک مسلمان حضرت ابوسبرہ بن ابی اہم عامری کو حبشہ سے واپسی پر جوار میں لے لیا تھا۔ وہ اسلام، رسول اور مسلمانوں کا معتدل مزاج دشمن رہا تھا، صلح اور آشتی کا قائل تھا اور مفاہمت چاہتا تھا۔ ابو جہل اور ابوسفیان کے ساتھ ساتھ چھپ کر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا قرآن سنتا تھا اور اسی کے مشورے پر غزوہ بدر سے پہلے تمام ارکانِ بنو زہرہ نے جنگ میں حصہ نہیں لیا تھا اور بلاجدال و قتال مکہ واپس لوٹ گئے تھے۔ وہ مکہ کے بڑے لوگوں میں تھا۔ ۱۰ھ

حضرت حویطب بن عبدالغزی عامری قریشی فتح مکہ میں مسلمان ہوئے۔ وہ موافقہ القلوٰء میں شامل اور عظیم و کبیر قریش تھے۔ مدتوں اسلام کے دشمن رہے اور اس کے خلاف کافرانہ

۱۰ھ بلاذری ۱۳۳/۱-۱۳۵۔ و ما بعد، ابن ہشام ۱/۳۱۱-۳۱۱، ۲۴۴-۲۶۹، ۲۸۲-۲۸۹، و ما بعد

۱۰ھ ابن سعد ۱۳۱-۱۳۴، ابن ہشام ۱/۳۱۱-۳۱۱، ۲۴۴-۲۶۹، ۲۸۲-۲۸۹، ۳۱۱-۳۱۱، ابن سعد ۱۳۱-۱۳۴، و ما بعد

۱۰ھ بلاذری ۱/۱۱۹، ۱۱۹، ۱۲۸، ۲۴۴، ۲۹۱، ابن ہشام ۱/۳۲۴-۳۲۸، ۳۲۸، ۳۲۸، وغیرہ؛ پہلی ۱۹۶/۳

۳۲، وغیرہ متعدد صفحات۔

کاموں میں شریک رہے لیکن ان کی مخالفت معتدل قسم کی تھی۔ غزوہ بدر میں وہ بطور مشرک شریک ہوئے تھے اور بعد میں مسلمان ہوئے تو جان نثار بن گئے۔ وہ بڑے دولت مند شخص تھے اور انھوں نے غزوہ حنین میں اسلامی لشکر کے لیے بڑی خاطر رقم قرض دی تھی۔ مدتوں زندہ رہے اور حضرت معاویہؓ کی خلافت کے اواخر میں ایک سو بیس سال کی عمر میں وفات پائی۔ ان کے مقام و مرتبہ کا اندازہ اس سے ہوتا ہے کہ بدر کے بعد وہ سب سے بڑے اکابر میں سے تھے، وہ حکم قریش میں شمار ہوتے تھے۔ حضرت مروان بن حکم اموی کے استفسار پر بتایا تھا کہ وہ مسلمان ہونے سے صرف حکم کی بنا پر باز رہے بلکہ انھوں نے قریش کے ایک بڑے سردار اور جانی دشمن حضرت سہیل بن عمرو عامری قریشی کے بھائی حضرت حاطب بن عمرو عامری قریشی کو حبشہ سے واپسی پر جو اردے دی تھی۔

قریشی اکابر کی طرف سے کمزور و بے سہارا مسلمانوں کو جو ارفراہم کرنے کا سلسلہ صرف مکی دور نبوی میں جاری نہیں رہا تھا بلکہ مدینہ منورہ کی اسلامی ریاست کے قیام کے بعد مکی مسلم اقلیت کے بعض افراد کے لیے بھی حاصل تھا۔ بلاذری کی ایک روایت میں صراحت ہے کہ صلح حدیبیہ کے امور و شرائط طے ہو جانے کے بعد مکی مسلمانوں میں سے ایک قیدی حضرت ابو جندل اپنی زنجیریں گھسیٹتے ہوئے خدمت نبوی میں پہنچ گئے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں سے اپنی گلو خلاصی کی التجا کی لیکن صحابی موصوف کے باپ سہیل بن عمرو عامری جو صلح نامے کے اصل معمار تھے، اڑ گئے کہ طے شدہ معاہدے کے مطابق ابو جندل کو واپس کیا جائے مسلمانوں نے موقف پیش کیا کہ ابھی صلح نامہ کھانا نہیں گیا صرف زبانی طور سے طے ہوا ہے۔ سہیل بن عمرو نے اس کو "عذر" سے تعبیر کیا اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے تسلیم کیا اور معاہدہ حدیبیہ کی ایک شق کے مطابق حضرت ابو جندل کی واپسی کا فیصلہ فرما دیا۔ تمام روایات و آثار میں یہی معروف و مسلمہ امر سمجھا جاتا ہے لیکن بلاذری کی اس روایت نے اس کی ایک نئی جہت پیش کی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اس شرط پر واپس کیا تھا کہ مکہ کے دوسروں نے حضرت ابو جندل کو جو ارفراہم

لہ بلاذری ۱/ ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۱۲، ۳۲۹، ۳۵۰، ۳۵۰، ۲۵۲، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸، ۱۵۳۹، ۱۵۴۰، ۱۵۴۱، ۱۵۴۲، ۱۵۴۳، ۱۵۴۴، ۱۵۴۵، ۱۵۴۶، ۱۵۴۷، ۱۵۴۸، ۱۵۴۹، ۱۵۵۰، ۱۵۵۱، ۱۵۵۲، ۱۵۵۳، ۱۵۵۴، ۱۵۵۵، ۱۵۵۶، ۱۵۵۷، ۱۵۵۸، ۱۵۵۹، ۱۵۶۰، ۱۵۶۱، ۱۵۶۲، ۱۵۶۳، ۱۵۶۴، ۱۵۶۵، ۱۵۶۶، ۱۵۶۷، ۱۵۶۸، ۱۵۶۹، ۱۵۷۰، ۱۵۷۱، ۱۵۷۲، ۱۵۷۳، ۱۵۷۴، ۱۵۷۵، ۱۵۷۶، ۱۵۷۷، ۱۵۷۸، ۱۵۷۹، ۱۵۸۰، ۱۵۸۱، ۱۵۸۲، ۱۵۸۳، ۱۵۸۴، ۱۵۸۵، ۱۵۸۶، ۱۵۸۷، ۱۵۸۸، ۱۵۸۹، ۱۵۹۰، ۱۵۹۱، ۱۵۹۲، ۱۵۹۳، ۱۵۹۴، ۱۵۹۵، ۱۵۹۶، ۱۵۹۷، ۱۵۹۸، ۱۵۹۹، ۱۶۰۰، ۱۶۰۱، ۱۶۰۲، ۱۶۰۳، ۱۶۰۴، ۱۶۰۵، ۱۶۰۶، ۱۶۰۷، ۱۶۰۸، ۱۶۰۹، ۱۶۱۰، ۱۶۱۱، ۱۶۱۲، ۱۶۱۳، ۱۶۱۴، ۱۶۱۵، ۱۶۱۶، ۱۶۱۷، ۱۶۱۸، ۱۶

کی تھی اور ضمانت دی تھی کہ وہ ان کے باپ سے انھیں محفوظ رکھیں گے۔ ان میں سے ایک سردار حضرت حویطب بن عبد العزیٰ تھے اور دوسرے مکرز بن حفص: 'فردک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی ان اجارک حویطب بن عبد العزیٰ ومکرز بن حفص وضمننا ان یکف ابوک عنه۔' ۱

حضرت ہبیل بن بیضاء فہری کو اس روایت کے مطابق ان کے ایک گناہ فہری عزیز نے جواری کی محافظت فراہم کی تھی۔ حضرت ہبیل فہری کے والد کا نام وہب تھا، مگر وہ اپنی والدہ ماجدہ کے نام کی طرف زیادہ منسوب تھے۔ ان کے دو بھائی 'سہیل اور صفوان' بھی مکہ مسلم تھے۔ اور حضرت ابو عبیدہ بن جراح فہری نے بلا جواری مکہ مکرمہ میں حبشہ سے واپسی پر سکونت جاری رکھی۔ ان دونوں مثالوں سے یہ نتیجہ نکالا جاسکتا ہے کہ بنو فہر کے خاندان نے اپنی خاندانی عصبیت کو بروئے کار لاتے ہوئے اپنے افراد کی حمایت کی تھی اور ان کو یہ سہارا نہیں چھوڑا تھا۔ غالباً اس زمانے میں فہری مسلمانوں کو اپنے عزیزوں کے ہاتھوں تکلیف اٹھانی پڑی تھی۔ روایات سے ایک اور اہم یہ حقیقت سامنے آتی ہے کہ حضرت بیضاء و وہب کے تین مسلم بیٹوں میں سے صرف حضرت ہبیل نے حبشہ کو ہجرت کی تھی اور باقی دو نے نہیں کی۔ حضرات ہبل اور صفوان دونوں ابتدائی مسلم تھے، دونوں ہاجرہ مدینہ اور دونوں بدری شہید ۲۔ جن لوگوں نے مسلمانوں کے سماجی مقاطعہ کے صحیفہ کی منسوخی کی کوشش کی تھی اور اکابر قریش کو آمادہ کیا تھا ان میں حضرت ہبل بھی شامل تھے۔ حضرت ہبل کے بارے میں ایک روایت بلاذری کی ہے کہ وہ ہجرت سے قبل مسلمان ہوئے تھے اور زبیر رضی اللہ عنہ غزوہ بدر میں شریک کیے گئے تھے۔ وہ مسلمانوں کی قید میں گرفتار ہوئے تو حضرت عبداللہ بن مسعود ہذلی نے گواہی دی کہ وہ مکہ میں ناز پڑھا کرتے تھے اور انھیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلم تسلیم کر لیا اور حکم نافذ فرمایا کہ ان کو بلا فدیہ آزاد کر دیا جائے۔ حضرت صفوان نے حبشہ کو ہجرت نہیں لیکن مدینہ میں ہجرت کر کے مقیم ہو گئے اور اپنے برادر اصغر حضرت ہبیل کے ساتھ غزوہ بدر میں شریک ہوئے ۳۔ حضرت ہبل رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سب سے معلوگوں

۱۔ بلاذری ۱/ ۲۲۰-۲۲۱

۲۔ ابن سعد ۳/ ۴۱۵-۴۱۶، اصحاب ۲۵۲، ۴۰۹، نیز اسد الغابہ ج ۲، ص ۳۵۹، اصحاب ۳۵۹، برائے حضرت ہبیل۔

۳۔ بلاذری ۱/ ۲۲۵-۲۲۶



میں تھے اور ان کا نام حضرت ابوبکر کے ساتھ لیا گیا ہے کہ ان کے ہم عمر تھے۔ دوسری روایت کے مطابق تینوں فرزندان بیضا، سہیل، سہیل اور صفوان۔ بدری تھے لے

ابوطالب ہاشمی کی حمایت و نصرت نبوی ایک مشہور و قابلِ فخر واقعہ ہے۔ لیکن یہ کافی حیرت انگیز بات ہے کہ ان کے تیسرے فرزند حضرت جعفر بن ابی طالب ہاشمی کو خاندانی پناہ و حمایت نہ مل سکی جیسی کہ ان کے چوتھے اور آخری فرزند حضرت علیؑ کو حاصل تھی اور حضرت جعفر کو جنت کی طرف ہجرت کرنی پڑی۔ یہ مسئلہ اور زیادہ حیرت انگیز بن جاتا ہے جب یہ حقیقت بھی سامنے آتی ہے کہ ابوطالب کی حیات و خاندانی سربراہی میں نہ صرف نبو ہاشم بلکہ نبو مطلب اور بنو نوفل بھی حمایتِ مسلمین پر متفق تھے۔ اگر کسی ہاشمی کو اختلاف تھا تو وہ ابولہب ہاشمی تھا اور اسے صرف رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کد و عناد تھا، ورنہ دوسروں کے باب میں وہ بھی خاندان اور سربراہِ خاندان دونوں کا ہمنوا تھا۔ پھر حضرت جعفر ہاشمی حبشہ میں ہی مدتوں مقیم رہے اور سب سے آخر میں واپس مدینہ پہنچے۔ دوسرے مہاجرین حبشہ کی طرح مکہ کی واپسی یا بدین مدینہ کی طرف مراجعت میں ان کے لیے کیا مانع رہا تھا؟ یہ سوال مشکل اور اس کا جواب مشکل تر بن جاتا ہے جب ہم دیکھتے ہیں کہ ابوطالب ہاشمی نبو ہاشم و نبو مطلب کے مسلمانوں کی حمایت و حفاظت کے علاوہ حبشہ سے واپس آنے والے مہاجرین میں سے ایک حضرت ابوسلمہ بن عبدالاسد مخزومی کو بھی جوار عطا کرتے ہیں اور نبو مخزوم کے اکابر سے لوہا لیتے ہیں اور نہ صرف وہ بلکہ ابولہب ہاشمی بھی اس تازہ جوار کی حمایت میں ابوطالب کی حمایت کرتا ہے اور نبو مخزوم کے اکابر سے نہ صرف بحث و مباحثہ کرتا ہے، بلکہ ان کو دھکی تک دے ڈالتا ہے۔ ایک اہم نکتہ اس ضمن میں اور قابلِ غور ہے۔ مہاجرین حبشہ کی فہرست میں خاندانِ نبو ہاشم سے صرف حضرت جعفر بن ابی طالب کا اسم گرامی ملتا ہے اور کسی اور کا نہیں، مزید یہ کہ بڑے اور بزرگ تر خاندانِ رسالت۔ نبو عبدمناف۔ میں سے تین متحدہ خاندانوں۔ نبو ہاشم، نبو مطلب اور بنو نوفل۔ کے کسی مسلمان کا نام مہاجرین حبشہ میں شامل نہیں، جب کہ ان تینوں میں متعدد ابتدائی اور قدیم مسلمان موجود تھے۔ خاندانِ عبدمناف میں سے نبو امیہ کے مختلف گھرانوں کے متعدد مسلمانوں کے نام البتہ مہاجرین حبشہ میں شامل ہیں۔ ان میں سے بعض بلکہ اکثر مکہ واپس آ گئے تھے اور بعض حضرت جعفرؑ

کے ساتھ ستم میں پہنچے تھے۔ اموی مہاجرین حبشہ میں سے جو لوگ حبشہ میں مقیم رہ گئے تھے ان کے پاس یہ عذر موجود تھا کہ مکہ میں ان کا باپ ہی ان کا جانی دشمن تھا اور ان کو واپسی کے بعد حمایت و حفاظت کی دقت کا سامنا تھا، لیکن حبشہ میں ان کا طویل قیام بھی موجب حرمت

## تحلیل و تجزیہ

جدید سیرت نگاروں میں مولانا شبلی نعمانی نے مکہ مکرمہ کے زمانے میں اسلام اور مسلمانوں کی حفاظت میں سرگرم اور کارفرما اسباب و عوامل کا تجزیہ کرنے کی کوشش کی ہے اگرچہ وہ مختصر ہے، لیکن ان کے تاریخی شعور و ادراک کا غماز ہے۔ اپنی اس بحث کو انھوں نے "قریش کے حمل کے اسباب" کا ذیلی عنوان دیا ہے اور نازکیرا اسباب میں خانہ جنگیوں سے عاجزی کی بنا پر قوت برداشت و حلم، روسائے قریش کی شریف النفسی ہمنامیت اور صلح و آسشتی کی خواہش کو گنایا ہے، لیکن ان کے نظام تحفظ و طریقہ جوار و خاندانی ہجرت کی طرف ذرا اشارہ نہیں کیا ہے۔ حالانکہ ان سمیت تمام سیرت نگاروں نے جوار اور قومی حمایت کا ذکر مختلف واقعات کے ضمن میں کیا ہے اور وہ سراسر ابن ہشام، ابن اسحاق کی روایات کی پیروی میں کیا گیا ہے کہ ہماری کتب سیرت کی ایک بڑی خامی یہ ہے کہ ان میں روایات کا غلبہ ہوتا ہے اور تجزیہ و تحلیل سے تقریباً عاری ہوتی ہیں۔

عرب کے قبائلی نظام میں سماجی تحفظ کی روایات شروع سے موجود تھیں اور قومی و قبائلی عصیت کی بنا پر تو قبائل و بطون عرب کا پورا ڈھانچہ ہی استوار کیا گیا تھا۔ تمام قبائل عرب ہمیشہ سے اپنے افراد کی حفاظت کرتے آ رہے تھے جب غیر قبائل کے لوگوں کو اپنے قبیلہ میں ضم کرنے کا مسئلہ پیدا ہوا تو انھوں نے حلف، ولاد اور جوار کے ذریعہ اس کا حل تلاش کیا اور یہ بھی بہت قدیم روایت تھی۔ اس کا مزید فائدہ یہ تھا کہ ان رشتوں کے سبب ان کی عددی قوت بڑھ جاتی تھی جو اس زمانے میں فوجی و سماجی طاقت کی اساس تھی۔ مزید یہ کہ سماج میں "غیر قومی" عناصر کو جس و خوبی سمولیا جاتا تھا اور اختلاف و تنازع کی صورت ختم کر دی جاتی تھی۔

اسلام کی صورت میں جب قریش مکہ کو ایک نئی مذہبی لٹکار کا سامنا ہوا اور اس کے نتیجے میں ان کو اپنا قبائلی نظام و سماجی تحفظ ٹوٹنا نظر آیا تو انہوں نے قومی و قبائلی عصبیت کے تحت اپنے قبائل کے ”بے دینوں“ کی بھی حفاظت کی اور جب یہ قبائلی نظام تحفظ ان کے اسلام مخالف اور مسلم دشمن روئے کی بنا پر بھی شکست و ریخت کا شکار ہونے لگا تو ”جوار“ کی روایت کو اپنالیا گیا اور قریش کی ایک قوم دوسری قوم کے شخص کو جوار فراہم کرنے لگی۔ ایسا بھی ہوا کہ ایک بطن یا خاندان کی ایک شاخ نے دوسری شاخ کے افراد کو سماجی تحفظ فراہم کیا۔ یہ ناگزیر صورت حال تھی، اس کے سوا واحد صورت ظلم و تعدی کی انتہا کی تھی جس کے نتیجے میں خاندان کے افراد یا تو ہجرت کر جاتے یا مٹ جاتے اور دونوں صورتوں میں ان کا سماجی نظام بکھر جاتا جس سے وہ خوفزدہ تھے۔

جوار کی روایت اور قومی حمایت کی سماجی مصلحت نے اسلام کو پینپنے کا موقع دیا اور مسلمانوں کو مکی عہد میں نہ صرف مکہ مکرمہ میں بلکہ دوسرے قبائل عرب میں مذہبی مخالفوں اور جانی دشمنوں کے درمیان کافی حد تک محفوظ رکھا۔ اسی نظام تحفظ نے مکہ مکرمہ میں مسلمانوں کو شدید ترین عذاب سے بچایا تھا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی علانیہ دعوت کے بعد جو طوفانِ بلا آیا تھا اور جس نے کمزور مسلمانوں کی زندگی جہنم اور خاندانی قریشیوں کی زندگی اجیرن بنا دی تھی وہ ہجرت حبشہ کے بعد خاصا کمزور پڑ گیا تھا۔ مکی دورِ اسلام کے آخری چھ سات برسوں میں قریش کے اسی نظامِ محافظت نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں کو بحفاظت اسلام کا کام کرنے کا خاصا موقع فراہم کیا تھا اور اسی کے سبب وہ مدینہ منورہ کے دارِ ہجرت میں اسلام کا مرکز اور مسلمانوں کی غالب اکثریت بنانے میں کامیاب ہوئے تھے۔